۷۸۶

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا

بر ذکر ولادت باسعادت سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات

المسمّٰی بہ

بیان المیلاد النبوی

للمحدث ابن الجوزی

یعنی از تصنیف

علامہ ابو الفرج جمال الدین ابن جوزی محدثؒ :- المتولد ۵۱۰ھ المتوفی ۵۹۷ھ

مترجمہ

فاضل جلیل علامہ مفتی حکیم سیّد غلام معین الدین نعیمی (کاکا خیل)

ناشر

ادارہ نعیمیہ رضویہ سواد اعظم موچی گیٹ لال کھوہ لاہور

مطبوعہ تعلیمی پرنٹنگ پریس قیمت آٹھ آنے

۱۳۵۸۹ بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي ابرز من غرة عروس الحضرة صبحا مستنيرا
واطلع في افلاك الكمال من بروج الجمال شمسا وقمرا
منيرا واخرج من جلال اشجار الفتوة ثمر النبوة
ولم يجعل له بالعالمين نظيرا + ورفع رايات الابدية
بظهور رسول الله ولنا المحمدية فمن سار تحتها كان
مؤيدا منصورا + وكمل السعود باشرف مولود
حوى شرفا وفضلا غزيرا واخذ له العهود على سائر
مخلوقات الوجود تعظيما له وتوقيرا فسبحان من
صوره فاحسنه تصويرا وصانه من الرجس وحماه
من الدنس وطهره تطهيرا واختار لجلال كمال طلعته
من الامهات بطونا كما اختار لدرة بهجته من الآباء
ظهورا وجعلها لصون صدفه فتجوهرة نفسه النفيسة
الزكية بحورا ونقله الى اصلاب الانبياء فغدا كل واحد
منهم الى ربه مستجيرا فادم تيب عليه وادريس بسببه
رفعه اليه ونوح به في الفلك توسل ويونس في
الدعاء عليه عول والخليل به تشفع وايوب به تضرع
وموسى اعلم قومه بمكانه وسأل ربه ان يكون من
امته وله وزيرا وعيسى بشر بوجوده وطلب المهلة الى
اوان وروده واراد ان يكون له نصيرا والاحبار بهم
اخبرت والرهبان بظهوره بشرت والهواتف بذكره
هتفت والجن برسالاته امنت والايات باسمه نطقت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تبارک و تعالیٰ ہی ہر قسم کی حمد و ستائش کے لائق ہے جس نے اپنی شانِ احدیت کے پرتوِ جمال سے روشن صبح ظاہر فرمائی اور برجِ انوار سے کمال کے آسمانوں پر چاند و سورج تاباں فرمائے۔ اور شجاعت و بسالت کے جلیل المرتبت درختوں سے نبوت کا ایسا پھل نکالا جس کا سایہ جہان میں کوئی نظیر و مثیل نہیں۔ اور سطوت و ہیبت محمدیہ (صلوات اللہ علیہ) کے ظہور سے ابدیت کے جھنڈوں کو سربلند فرمایا۔ لہٰذا جو اس کے زیر سایہ چلا وہ تائید یافتہ اور منصور و مظفر رہا۔ اور تمام بخت آور شخصوں کو ایسے مکرم و مشرف کی ولادت سے مکمل فرمایا جو شرافت اور فضلِ کثیر کے حاوی ہیں۔ یہ وہ مولودِ مسعود ہے جس کے لیے عالمِ وجود میں تمام مخلوقات سے تعظیم و توقیر کا عہد و پیمان لیا۔ لہٰذا وہ ذاتِ مقدس پاک ہے جس نے انہیں بہترین صورت سے پیدا فرمایا اور انہیں ہر قسم کی آلائشوں سے محفوظ رکھا اور ہر غل و غش سے بچایا اور انہیں انتہائی پاک و ستھرا بنایا۔ اور ان کی جلالت والی طلعتِ کمال کے لیے ان کی ماؤں کے شکموں کو پسندیدہ اور خاص بنایا۔ جس طرح ان کے آباؤ اجداد کے اصلاب کو دل پسند موتی کی مانند برگزیدہ بنایا۔ اور ان اصلاب کو ان کے نفیس و پاکیزہ وجود کے صدف کی حفاظت کرنے والے دریا قرار دیئے۔ پھر وہ یکے بعد دیگرے نبیوں کی صلبوں میں منتقل ہوتے رہے اور ہر ایک نبی نے اپنے رب کے حضور (اس نورِ محمدی سے) توسل کر کے پناہ مانگتے رہے۔ چنانچہ سیدنا آدم علیہ السلام کی توبہ انہیں کے وسیلہ سے قبول ہوئی اور حضرت ادریس علیہ السلام کو انہیں کی وجہ سے مقامِ بلند میں رفیع کیا گیا۔ اور حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں انہیں کا وسیلہ پکڑا اور حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی دعا میں اسی وسیلہ پر اعتماد فرمایا۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام انہیں کو شفیع لائے اور

والاسرة بملوكها تزلزلت وبحيرة ساوة عند ولادته غارت
وفاض وادي سماوة وكم من عين نبعت وفارت وانشق ايوان
كسرى وشرفاته تناثرت وملائكة السموات السبع تباشرت
والسماء بنوره حرست والشهب الثواقب لمسترق السمع
رجمت وابليس نادى على نفسه يا ويلا وثبورا ووضعته امه
آمنة مختونا مكحولا مطيبا مسرورا وهو ساجد عند وضعه
رافعا باصبعه الى السماء مشيرا وحمله جبرئيل وتبرك
به اسرافيل وحفت به الملائكة بالتكبير والتهليل وكل
ابتهج بجمال طلعته فرحا وسرورا ورقص تكون فرحا
وماج مرحا واهتز العرش ليلة ميلاده وتجلى الحق على
عباده وجبر كسيرا واغنى فقيرا وشرفه بمحاسن اوصافه
توراة وانجيلا وفرقانا وزبورا ونادى المنادي قد ولد
الحبيب الهادي الذي من صلى عليه مرة صلى الله عليه
بها عشرا وضاعف له اجورا ونادى العلي الاعلى يا ايها
النبي انا ارسلناك شاهدا ومبشرا ونذيرا

صبح الهدى ملأ الوجود سرورا — لما بدا وجه الحبيب منيرا

ہدایت کی صبح نے دنیا کو خوشی سے بھر دیا — جب حبیب خدا کے نورانی چہرے نے ظہور فر

طلعت یا شهر الربیع مشرقا — بدرا ایفوق مع الجمال بدورا

اے ماہ ربیع الاول تو نے ایسا مشرف ماہتاب طلوع کیا — جو اپنے حسن وجمال سے تمام ماہتابوں پر فائق ہ

واتى النسيم معطرا ومبشرا — بقدوم احمد للانام نذيرا

نسیم صبح نے خوشبو پھیلا کر مخلوق خدا کو بشارت دینے
والے اور ڈر سنانے والے احمد مجتبیٰ کی تشریف آوری کی خبر د

اور بادشاہوں کے شہ نشینوں میں زلزلہ پڑا اور دریائے ساوہ آپ کی ولادت کے وقت خشک ہو گیا اور دریائے سماوہ جو پہلے سے خشک تھا بوقت ولادت جاری ہو گیا۔ بکثرت چشمے جاری ہوئے اور جوش مارنے لگا۔ شاہِ فارس کا محل پھٹ گیا۔ اور اس کے کنگرے گر پڑے۔ ساتوں آسمانوں کے فرشتوں نے خوشیاں منائیں اور آپ کے نور سے فضائے آسمانی بھر گئی۔ اور شہاب ثاقب نے چھپ کر سننے والے (سرکش شیاطین و جنات) کو سنگسار کیا۔ اور خود ابلیس نے اپنے اوپر یا ویلا یا ثبورا (اے میری خرابی اے میری تباہی) کا شور مچایا۔ اور آپ کی والدہ ماجدہ سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو ختنہ کردہ، آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا۔ خوشبوؤں میں بسا ہوا اور خوش و خرم تولد کیا۔ بوقت ولادت آپ کی حالت یہ تھی کہ آپ سربسجود اور آسمان کی طرف اپنی انگشت مبارک اٹھائے ہوئے اشارہ کر رہے تھے حضرت جبریل نے آپ کو اٹھایا اور اسرافیل نے آپ سے برکت لی اور فرشتوں نے تکبیر و تہلیل کے ساتھ آپ کو جھرمٹ میں لے لیا اور سب ہی آپ کے حسن و جمال سے مسرور اور باغ باغ ہو رہے تھے اور دنیا خوش ہو کر جھومنے لگی۔ مسرت و انبساط کا اظہار کیا اور آپ کی شب ولادت عرش الٰہی میں جنبش ہوئی اور تجلی حق اپنے بندوں پر جلوہ ریز ہوئی۔ اُن کی شکستہ دلی کو دور کر کے فقیر کو غنی کیا اور آپ کے اوصاف حسنہ سے توریت و انجیل اور فرقان و زبور کو مشرف فرمایا۔ اور پکارنے والے نے پکارا کہ "بلاشبہ اللہ کے حبیب نے تولد فرمایا جو ایسا ہدایت کرنے والا ہے جس نے آپ پر ایک دفعہ درود و سلام پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس پر دس گنا رحمت اور بے حساب اجر و ثواب عنایت فرمائے گا اور خود علی اعلیٰ یعنی ذات باری تعالیٰ نے فرمایا۔ اے نبی ہم نے آپ کو شاہدؔ (حاضر و ناظر) بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا رسول بھیجا۔

لَمَّا بَدَا وَجْهُ الْحَبِيْبِ تَهَلَّلَتْ
کُلُّ الْبِقَاعِ وَقَدْ نَطَقْنَ شُكُوْرًا

حبیب خدا کے چہرۂ انور نے جب ظہور فرمایا تو
روئے زمین کا ہر حصہ شکر الٰہی میں گویا ہوا

وَالْحُوْرُ فِيْ غُرَفِ الْجِنَانِ تَبَاشَرَتْ
وَقَضَتْ بِمِيْلَادِ الْبَشِيْرِ نُذُوْرًا

جنتی حوروں نے جنت میں خوشیاں منائیں
اور حضور کی ولادت پر انہوں نے نذریں گزاریں

فِيْ كُلِّ عَصْرٍ ذِكْرُهُ مُتَوَاتِرٌ
أَنْ سَوْفَ يَظْهَرُ هَادِيًا وَنَذِيْرًا

ہر زمانہ میں آپکی ولادت کی محفلیں متواتر ہوتی رہیں
کہ بہت جلد آپ ہادی ناصر بنکر ظہور فرمانے والے ہیں

أَحْبَارُ أَخْبَارِ الْكِتَابِ تَظَاهَرَتْ
وَلَقَدْ أَبَانَ بِسِرِّهِ الَى بَحِيْرَا

کتب سماوی کے علماء برابر خبریں دیتے رہیں
اور بلاشبہ بحیرہ راہب نے بھی اس مخفی خزانے کی خبر دی

اَللّٰهُ شَرَّفَ أَحْمَدًا ذِكْرًا اسْمَهُ
وَحَبَاهُ فَضْلًا فِي الْأَنَامِ كَثِيْرًا

اللہ تعالےٰ نے احمد مجتبیٰ کے نام کے ذکر کو مشرف فرمایا۔
اور آپ کے سارے جہان میں بڑی بزرگی عطا فرمائی۔

هُوَ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ حَقًّا لَا يُرَى
أَبَدًا لَهُ فِي الْعَالَمِيْنَ نَظِيْرًا

حق یہ ہے کہ آپ دونوں جہان کے ایسے سردار ہیں جن کا دونوں جہان میں کوئی نظیر کبھی نہ دیکھا گیا۔

لَمَّا تَشَفَّعَ آدَمٌ بِمُحَمَّدٍ
غَفَرَ الْإِلٰهُ لَهُ وَكَانَ غَفُوْرًا

جب آدم نے محمد مصطفےٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے وسیلے سے شفاعت مانگی تو خدا نے انہیں بخشدیا وہ بڑا ہی بخشنے والا ہے۔

وَكَذَا الٰى نُوْحٍ فِي السَّفِيْنَةِ قَدْ نَجَا
مِنْ يُمْنِهِ فَاسْأَلْ بِذَالِكَ خَبِيْرًا

اسیطرح آپکے وسیلہ سے نوح نے کشتی میں نجات پائی طوفان سے تم کسی بھی باخبر سے پوچھ

نَارُ الْخَلِيْلِ بِاَحْمَدَ قَدْ أُخْمِدَتْ
لَوْ لَاهُ زَادَتْ فِي الْوُقُوْدِ سَعِيْرًا

حضرت خلیل کے لیے نار نمرود، حضور ہی کے طفیل ٹھنڈی کی گئی اگر آپ نہ ہوتے تو وہ آگ اور زیادہ بھڑکتی۔

لَوْلَاہُ مَا خُلِقَ الْوُجُوْدُ بِاَسْرِہٖ   ھٰذَا الْفَخَارُ وَلَا اَقُوْلُ نَکِیْرًا

اگر آپ نہ ہوتے تو یہ ساری دنیا ہی نہ پیدا کیجاتی۔ یہ فخر کی بات ہے بیہیں انکار کی بات نہیں کر رہا

بُشْرٰی لَکُمْ یَا اُمَّۃَ الْھَادِیْ بِہٖ   یَوْمَ الْقِیَامَۃِ جَنَّۃً وَحَرِیْرًا

ایسی ہدایت کرنے والے نبی کی امت! تمہیں مبارک ہو۔ بروز قیامت آپ ہی کے طفیل جنت اور ریشمی پوشاک ہے۔

فُضِّلْتُمْ حَقًّا بِاَشْرَفِ مُرْسَلٍ   خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ بَادِیًا وَّحَضُوْرًا

تم بجا طور پر افضل الرسل کے ذریعہ بزرگ تر بنائے گئے تم ہی بہترین مخلوق ہو خواہ شہری ہو یا دیہاتی۔

صَلّٰی عَلَیْہِ اللّٰہُ رَبِّیْ دَائِمًا   مَا دَامَتِ الدُّنْیَا وَزَادَ کَثِیْرًا

میرا رب اللہ ہمیشہ آپ پر رحمتیں نازل کرے جبتک یہ دنیا ہے آپ پر رحمتیں ہی زیادہ فرمائیے۔

قَوْلُہٗ تَعَالٰی

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا اَیْ شَاھِدَ الرُّسُلِ بِالتَّبْلِیْغِ وَمُبَشِّرًا لِمَنْ کَذَّبَ بِالنَّارِ۔

اے نبی ہم نے آپ کو شاہد یعنی رسولوں کی تبلیغ کی شہادت دینے والا اور مبشر یعنی جو ایمان لائے اسے جنت کی بشارت دینے والا اور نذیر یعنی جھٹلانے والے کے لیے دوزخ سے ڈرانے والا بھیجا۔

قَوْلُہٗ تَعَالٰی

شَاھِدًا عَلَی الْعَالَمِیْنَ وَمُبَشِّرًا بِالْکَرَامَۃِ وَنَذِیْرًا لِلْغَوَایَۃِ وَدَاعِیًا لِلسَّلَامَۃِ وَسِرَاجًا

اللہ تعالےٰ کے قول شاہدًا سے مراد سب پر شہادت دینے والا۲ اور مبشرًا سے کرامت و بزرگی کی بشارت

مُنِیْرًا لِاَھْلِ الْاِسْتِقَامَۃِ ۔ دینے والا' اور نذیراً سے اعمال کی سزا پانے سے ڈرانے والا' اور داعیاً سے سلامتی کی طرف بلانے والا اور سراجاً منیراً سے سیدھی راہ چلنے والوں کے لیے آپ روشن چراغ مبین مراد ہے۔

قَوْلُہٗ تَعَالٰی

اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا اَیْ شَاھِدًا لِلْاَنْبِیَآءِ وَمُبَشِّرًا لِلْاَوْلِیَآءِ وَنَذِیْرًا لِلْاَشْقِیَاءِ وَدَاعِیًا لِلْاَتْقِیَآءِ وَسِرَاجًا مُنِیْرًا لِلْاَصْفِیَآءِ ۔

اللہ کا ارشاد ہے

بیشک ہم نے آپ کو شاہداً یعنی نبیوں کی گواہی دینے والا اور مبشراً یعنی ولیوں کو بشارت دینے والا اور نذیراً یعنی بدبختیوں کو ڈر سنانے والا اور داعیاً یعنی متقیوں کو دعوت دینے والا' اور سراجاً منیراً یعنی برگزیدہ لوگوں کے لیے روشن چراغ بنا کر بھیجا۔

قَوْلُہٗ تَعَالٰی

اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا اَیْ شَاھِدًا عَلَی الشُّھُوْدِ وَمُبَشِّرًا لِاَھْلِ السُّجُوْدِ وَنَذِیْرًا لِاَھْلِ الْجُحُوْدِ وَدَاعِیًا اِلَی الْمَعْبُوْدِ وَسِرَاجًا مُنِیْرًا عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ الْوُرُوْدِ

ارشاد باری ہے

بیشک ہم ہی نے آپ کو شاہد یعنی گواہوں پر گواہی دینے والا اور مبشر یعنی سجدہ گزاروں کے لیے بشارت دینے والا اور نذیر یعنی انکار کرنے والوں کو ڈرانے والا اور داعی یعنی معبود حقیقی اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا اور سراج منیر یعنی پل صراط پر روز قیامت روشن چراغ کر کے بھیجا۔

قَوْلُہٗ تَعَالٰی

شَاھِدًا اَیْ شَاھِدًا لِلْعَابِدِیْنَ وَمُبَشِّرًا لِلْمُوَحِّدِیْنَ وَنَذِیْرًا لِلْجَاحِدِیْنَ وَدَاعِیًا

اللہ تعالیٰ کے قول کا مطلب یہ ہے کہ شاہد یعنی عبادت کرنے والوں کے لیے گواہی دینے والا اور مبشر یعنی

لِلْمُرِيْدِيْنَ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا لِلْوَاجِدِيْنَ ۔

موحّدین کو بشارت دینے والا اور نذیر یعنی منکرین کو خبردار کرنے والا اور داعی یعنی ارادتمندوں کو بلانے والا اور سراج منیر یعنی واصل باللہ کے لیے روشن چراغ کر کے بھیجا۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰی

يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ اَیْ بَعَثْنَاكَ شَاهِدًا لَّنَا وَ مُبَشِّرًا اُمَّتَنَا وَ نَذِيْرًا بِنَا وَ دَاعِيًا اِلَيْنَا وَ سِرَاجًا يَكُوْنُنَا وَ مُنِيْرًا عَلٰی وُجُوْدِنَا ، وَ كَاَنَّهٗ تَعَالٰی يَقُوْلُ يَا حَبِيْبُ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ الشَّاهِدُ وَ اَنَا الْوَاحِدُ وَ اَنْتَ الْبَشِيْرُ وَ اَنَا الْخَبِيْرُ اَنْتَ النَّذِيْرُ وَ اَنَا الْقَدِيْرُ اَنْتَ الدَّاعِیْ وَ اَنَا الْقَاضِیْ ، اِشْهَدْ اَنْتَ فَاَقْبَلُ اَنَا ، بَشِّرْ اَنْتَ وَ اُكْرِمُ اَنَا ، فَاِنِّیْ كَرِيْمٌ بِالْمَغْفِرَةِ لِمَنْ اٰمَنَ بِیْ وَ صَدَّقَكَ وَ اَقْرَأْ اَنْذِرْ اَنْتَ فَاِنِّیْ قَدِيْرٌ عَلَی الْاِنْتِقَامِ مِمَّنْ اَشْرَكَ بِیْ وَ اَنْكَرَ وَ اسْتَكْبَرَ وَ ادْعُ اَنْتَ فَاِنِّیْ قَاضٍ بِالْحَقِّ عَلٰی مَنْ اَطَاعَ وَ عَصٰی اُدْعَانَ وَ اسْتَغْفِرْ وَ اُجِيْبُ لَكَ

اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے کہ اے نبی ہم ہی نے آپ کو بھیجا یعنی مبعوث کیا شاہد کر کے یعنی اپنا گواہ بنا کر اور مبشر یعنی ہماری جانب سے مسلمانوں کو بشارت دینے والا اور نذیر یعنی ہم سے ڈرانے والا اور سراج یعنی ہمارے وجود کے لیے چراغ اور منیر یعنی ہمارے وجود پر روشنی ڈالنے والا بھیجا۔ گویا رکہ اللہ تعالٰی یہ فرماتا ہے کہ اے حبیب اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) میں واحد ہوں تو آپ بشیر ہیں، میں خبیر ہوں تو آپ نذیر ہیں اور میں قدیر ہوں تو آپ داعی ہیں، میں قاضی ہوں تو آپ گواہ ہیں، آپ گواہی دیں میں قبول فرماؤں گا۔ تم مسلمانوں کو بشارت دو اور میں ان کی عزت افزائی کروں گا۔ کیونکہ میں ہر اس ایمان دار کی مغفرت کرنے میں کرم کروں گا جو مجھ پر

وَلِمَنْ تَبِعَكَ يَا سَيِّدَ الْبَشَرِ ۔ ایمان لائے اور آپ کی تصدیق و اقرار کرے۔ آپ لوگوں کو ڈرائیں کیونکہ میں جرم کی سزا دینے پر قادر ہوں۔ خواہ وہ جرم میرے ساتھ شرک کرکے ہو یا میرا انکار و تکبر کرکے ہو۔ اور آپ لوگوں کو بلائیں کیونکہ میں حق و انصاف کا قاضی و حاکم ہوں۔ میں مطیع و نافرمان اور سرکش و توبہ کرنے والے کا فیصلہ کروں گا۔ اے سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی وجہ سے اس کی دعا قبول کروں گا جو آپ کی پیروی کرے۔

وَقَالَتِ الْعُلَمَاءُ، سَمَّاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ سِرَاجًا اَیْ مُتَمَسًّا بِہٖ لِیُسَل قَوْلِہٖ تَعَالٰی اَلَمْ تَرَ كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا وَكَمَا اَنَّ الشَّمْسَ نُوْرٌ مِنَ السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ اِلَى الْاَرْضِ فَمُحَمَّدٌ شَمْسُ الْاَكْوَانِ طَمَسَ نُوْرُهٗ عُيُوْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ وَالطُّغْيَانِ

علماء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک سراج رکھا اور سراج کے معنی آفتاب کے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے الم تر کیف خلق اللہ الآیہ یعنی کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے یکے بعد دیگرے سات آسمانوں کو پیدا کرکے ان میں چاند کو منور کرنے والا اور آفتاب کو سراج یعنی روشن کرنے والا بنایا" جس طرح چوتھے آسمان کا سورج زمین کے لیے نور ہے تو اسی طرح احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات کے لیے آفتاب ہیں۔ جن کے نور کی چمک نے شرک و کفر اور سرکشی طغیان کی آنکھوں کو چکا چوند کر دیا ہے

وَسَمَّاهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سِرَاجًا لِاَنَّهٗ يُهْتَدٰى بِهٖ اِلَى الظُّلُمٰتِ كَالسِّرَاجِ يُسْتَضَاءُ بِهٖ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ

اور اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سراج اس لیے رکھا کہ آپ ہی سے تاریکی میں راہ ملتی ہے جس طرح چراغ سے روشنی حاصل

اللہ فضلاً کبیراً فذکر رسول اللہ وسماع احادیثہ یزید فی الایمان ویضیئ القلوب و الابصار بانواع العرفان فان اللہ تبارک و تعالیٰ جعل محبتہ مشروطۃ بمحبتہ وطاعتہ مقرونۃ بطاعتہ وذکرہ مقرونۃ بذکرہ وبیعتہ معقودۃ ببیعتہ۔

کیجاتی ہے اور آپ مسلمانوں کے لیے اس طرح بشارت دینے والے ہیں کہ آپ ہی نے بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کے لیے فضل عظیم ہے ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر اور آپ کی حدیثوں کے سننے سے ایمان میں زیادتی، دلوں میں روشنی اور آنکھوں میں گوناگوں عرفان کی چمک حاصل ہوتی ہے۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے حضور کی محبت کو اپنی محبت کیساتھ مشروط کر کے آپ کی طاعت کو اپنی طاعت اور آپ کے ذکر کو اپنا ذکر اور آپ کی بیعت کو اپنی بیعت سے متصل و پیوست کیا۔

وعن امیر المومنین ابی الحسن علی بن ابی طالب انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا الحسن ان محمدا رسول رب العالمین وخاتم النبیین وقائد الغر المحجلین سید جمیع الانبیاء والمرسلین الذی نبئا وادم بین الماء والطین رؤف بالمومنین شفیع المذنبین ارسلہ اللہ الی کافۃ الخلق اجمعین کما قال

امیر المومنین سیدنا ابوالحسن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوالحسن بیشک محمد رب العلمین کا رسول، خاتم النبیین، روشن پیشانی اور روشن ہاتھ پاؤں والوں کا رہبر اور تمام انبیاء و مرسلین کا سردار ہے آپ اس وقت بھی نبی تھے جبکہ سیدنا آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے (یعنی وہ ابھی پیدا بھی نہ ہوئے تھے) آپ مسلمانوں ،

سبحانہ فی کتابہ المبین
ولکن رسول اللہ وخاتم
النبیین صاحب الحوض المورود
والمقام المحمود واللواء
الممدود والشفاعۃ العظمی
فی الیوم الموعود امام ہاشمی
قرشی اصلہ ادمی وفرعہ
نزاری وحسبہ ابراہیمی
ونسبہ اسمٰعیلی وبقعتہ
حجازی وشخصہ علوی و
نورہ قمری وقلبہ رحمانی
رسول رب العالمین لا
بالطویل الذاہب ولا
بالقصیر الذاہب ابیض
اللون عفیف النفس
مدور الوجہ کث الشعر
شدید سوادہ ولہ شعرات
فی جسدہ کانہما المسک
الاذفر اطیب من المسک
رائحۃ واسمح الناس کفا
واذا سلم احدا فصافحہ
وجد فی یدہ رائحۃ المسک

پرمہربان ، گنہگاروں کی شفاعت
کرنے والے ہیں ۔ اللہ نے آپ کو
تمام مخلوق کی طرف رسول کرکے بھیجا۔
جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب
مبین میں فرمایا ۔ ولکن رسول اللہ
وخاتم النبیین الآیہ ۔ "آپ اللہ کے
رسول اور آخری نبی ہیں" آپ اس
حوض کے مالک ہیں جہاں پیاسے
آئیں گے ۔ آپ "مقام محمود" پر فائز،
کھلے ہوئے دراز "لواء حمد" والے
اور روز قیامت شفاعت عظمیٰ کے
مالک ہیں ۔ آپ امام ، ہاشمی ، قرشی
نبی ، حرم والے ، مکی وابطحی ، اور
تہامی ہیں ۔ آپ اصلاً منسوب بہ
آدم علیہ السلام اور فرعاً منسوب
بہ قبیلہ نزار ہیں آپ کا حسب ابراہیمی
اور آپ کا نسب اسمٰعیلی ہے ، آپ
کا وطن حجاز ہے اور آپ کی شخصیت
برتری ہے ۔ آپ کا نور قمری اور
آپ کا قلب رحمانی ہے ، رب العلمین
کے آپ رسول ہیں ۔ نہ آپ دراز
قامت ہیں اور نہ پستہ قد ، سفید

ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَّاِنْ اَرَادَہٗ جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ کَاَنَّہُ الْقَمَرُ الْمُنِیْرُ قَدْ طَلَعَ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ لَیْلَۃَ کَمَالٍ وَبَیْنَ کَتِفَیْہِ خَاتَمُ النُّبُوَّۃِ وَلَا یَعْلَمُ مَکْتُوْبَھَا اِلَّا اللّٰہُ تَعَالٰی فَمَنْ رَّاٰی خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاٰمَنَ بِہٖ اَوِادَّعٰی بِمَحَبَّۃِ اللّٰہِ وَمَعْرِفَتِہٖ وَقُرْبِہٖ فَعَلَیْہِ اَنْ یَّتَّبِعَ نَبِیَّہٗ وَیَقْتَدِیَ بِسُنَّتِہٖ وَیُطِیْعَ رَسُوْلَہٗ وَیُبَایِعَ بِہٖ کَمَا قَالَ سُبْحَانَہٗ فِیْ کِتَابِہِ الْمُبِیْنِ ۔

رنگ، پاکیزہ خصلت، گول بشرہ والے گھنے بالوں والے جنکی سیاہی گہری تھی، اور آپ کے جسم انور پر دو بال ایسے تھے گویا وہ دونوں مشک تیز بو ہیں۔ ان کی خوشبو مشک سے زیادہ لطیف تھی۔ آپ سب سے بڑھ کر سخی ہیں۔ جب کوئی آپ کو سلام کرتا یا آپ سے مصافحہ کرتا تو وہ اپنے ہاتھوں میں مشک کی خوشبو کو تین ۳ دن تک محسوس کرتا اور جب بھی کوئی آپ کو مسجد میں رونق افروز دیکھتا تو ایسا محسوس کرتا کہ چودہویں رات کا چاند ہے جو پورے آب و تاب سے روشن ہے اور آپ کے دونوں کاندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی جسکی تحریر کو بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ لہذا جو حضور اکرم خاتم النبیین محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے اور آپ پر ایمان لائے یا اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے قرب و معرفت کا دعوٰی کرے تو اس پر واجب ہے کہ اسکے نبی کا اتباع کرے اور آپ کی سنت کی پیروی کرے اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرکے آپ کی بیعت کرے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مبین میں ارشاد فرمایا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ۔

بلا شبہ جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں۔ حقیقۃً اللہ سے ہی بیعت کرتے ہیں۔

وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۔
جس نے رسول کی پیروی کی بلاشبہ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ۔
فرما دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تمہیں محبوب بنا لیگا

وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَاَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَّاَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَاَوَّلُ مَنْ يُّؤْذَنُ لَهُ بِالسُّجُوْدِ اَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَاَنَا نَبِيُّ اللّٰهِ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ الْمَلْحَمَةِ وَاَنَا الْمَاحِيْ وَاَنَا الْحَاشِرُ وَالْعَاقِبُ وَالْفَاتِحُ وَالْخَاتِمُ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَالْبَشِيْرُ وَالنَّذِيْرُ وَالْاَمِيْنُ وَالْمَامُوْنُ وَرَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور اللہ کے نزدیک ان سب میں مکرم ہوں اور فخر یہ نہیں کہتا۔ اور میں ہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا اور سب سے اوّل مقبول الشفاعت ہوں۔ سب سے پہلے میں ہی وہ شخص ہوں جس کے لیے زمین شق ہو گی۔ اور مجھے ہی (روزِ قیامت) سب سے پہلے خدا کے حضور سجدہ کرنے کی اجازت ملے گی۔ میں احمد ہوں اور میں محمد ہوں اور میں حبیب اللہ ہوں اور میں نبی اللہ نبی التوبہ، نبی الرحمۃ اور نبی ملحمہ ہوں میں ہی کفر و شرک کا مٹانے والا، میں ہی لوگوں کو جمع کرنے والا (حاشر) سب کے بعد آنے والا (عاقب) رازہائے سربستہ کا کھولنے والا (فاتح) آخری نبی، عبداللہ، بشیر، نذیر، امین، مامون اور رسول رب العالمین ہوں۔

فَهُوَ السِّرَاجُ الْمُنِيْرُ وَالْهَادِيْ وَالْمَهْدِيُّ وَالْمُهْتَدِيْ وَالْمُرْتَضٰى وَالْمُصْطَفٰى وَالْمُخْتَارُ وَالنُّوْرُ الْمُبِيْنُ وَالْبُرْهَانُ وَالشَّاهِدُ وَالْمُبَارَكُ وَنُوْرُ الْاُمَمِ وَنُوْرُ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يُطْفٰى سَيِّدُ النَّاسِ وَسَيِّدُ الْبَشَرِ وَحُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ صَاحِبُ الْمِنْبَرِ الْاَعْلٰى وَاَكْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ حَبِيْبُ الرَّحْمٰنِ

لہذا آپ، سراج منیر، ہادی مہدی مرتضیٰ، مصطفےٰ، مختار، نورِ مبین، برہان، شاہد، مبارک، نورالامم اور اللہ کے ایسے نور ہیں جو کبھی نہ بجھے گا۔ آپ سید الناس سید البشر مخلوق پر اللہ کی حجت، خیر الخلائق، صاحب ممبر اعلیٰ، اکرم اولاد آدم اور حبیب الرحمٰن ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

اشعار

نَبِيٌّ لَهٗ مِنْ مُرْسَلَاتِ الرِّضَا نَبَا ۔۔۔ وَاَزْكَى الْوَرٰى اُمًّا وَاَكْرَمُهُمْ اَبَا

ایسے نبی جنکی خبر برگزیدہ رسولوں سے ملی۔ جنکی والدہ مخلوق میں پاکیزہ اور انکے والد ان میں عزت والے ہیں۔

اَبَى الْقَلْبُ اِلَّا حُبَّ اَشْرَفِ مُرْسَلٍ ۔۔۔ وَلٰكِنَّهٗ سَيْفٌ عَنِ الْحَقِّ مَا نَبَا

دل نے انکار کیا بجز برگزیدہ رسولوں کی محبت کے لیکن وہ ایسی تلوار ہیں جو امرِ حق سے ذرہ بھر تجاوز نہیں کرتیں۔

نَبِيٌّ نَبِيْهٌ كَنْزُ فَضْلٍ وَلَمْ يَزَلْ ۔۔۔ بِتَوْشِيْحِ تَرْشِيْحِ الْعُلُوْمِ مُهَذَّبَا

ایسے نبی ہیں جو صاحب فہم، اور ہمیشہ فضیلت کے خزانے ہیں اور ہمیشہ ہی تربیت علوم سے آراستہ رہتے ہیں۔

وَاَظْهَرَ فِي الْاِعْجَازِ سِحْرَ بَلَاغَةٍ ۔۔۔ وَبِالنَّصْرِ يَوْمَ الْفَتْحِ اَحْزَابَهُمْ سَبَا

بلاغت کا سحر معجزانہ طور پر ظاہر کرتے اور بوقت فتح مدد الٰہی سے کفار کو قید کرتے ہیں۔

هُوَ الْمُصْطَفٰى الْمَبْعُوْثُ لِلنَّاسِ رَحْمَةً عَلَيْهِ سَلَامُ اللهِ مَا هَبَّتِ الصَّبَا

یہ برگزیدہ ہیں جو رحمت ہو کر لوگوں میں آئے ان پر اللہ کا سلام ہو جب تک بادِ صبا چلے۔

حَلِيْمٌ عَظِيْمُ الْخَلْقِ وَالْخُلْقِ وَالْحِجٰى بَشِيْرٌ نَذِيْرٌ صَادِقُ الْقَوْلِ مُجْتَبٰى

یہ حلیم اعظم خَلق، خُلقِ عظیم اور عقل والے بشیر نذیر صادق القول اور برگزیدہ ہیں۔

بِمَوْلِدِهٖ قَدْ شُرِّفَتْ مَكَّةُ كَمَا بِتُرْبَتِهٖ قَدْ شَرَّفَ اللهُ يَثْرِبَا

اپنی ولادت سے مکہ کو ایسی بزرگی ملی جیسے مدینہ منورہ کو آپکے روضہ انور سے شرافت ملی۔

تَبَاشَرَتِ الْاَكْوَانُ يَوْمَ وِلَادِهٖ وَحَقَّتْ بِهِ الْاَكْوَانُ شَرْقًا وَّمَغْرِبًا

سارا جہان آپ کی ولادت کے دن پر خوشی کرتا۔ اور اس جشن میں مشرق و مغرب سب خوشیاں مناتے ہیں۔

وَفَاخَرَتِ الْاَرْضُ السَّمَاءَ بِاَحْمَدٍ فَاَهْلًا وَّسَهْلًا بِالْحَبِيْبِ وَمَرْحَبَا

حضور کی ولادت پر زمین نے آسمان سے فخریہ کہا۔ اب میں حبیب خدا کو اہلاً و سہلاً اور مرحبا کہتی ہوں۔

قِيْلَ لَمَّا اَرَادَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَلْقَ الْمَخْلُوْقَاتِ وَخَفْضَ الْاَرْضِ وَرَفْعَ السَّمٰوٰتِ قَبَضَ قَبْضَةً مِّنْ نُّوْرِهٖ ثُمَّ قَالَ لَهَا كُوْنِيْ مُحَمَّدًا فَصَارَتْ عَمُوْدًا مِّنْ نُّوْرٍ فَصَعِدَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى حِجَابِ الْعَظَمَةِ فَسَجَدَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ لِذٰلِكَ خَلَقْتُكَ وَسَمَّيْتُكَ مُحَمَّدًا فَمِنْكَ اَبْدَاُ الْخَلْقَ وَبِكَ اَخْتِمُ الرُّسُلَ

ایک روایت ہے کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا فرما کر زمین کو فرش اور آسمان کو بلندی بخشی تو اللہ نے اپنے پرتو نورِ جمال سے ایک مٹھی لے کر فرمایا۔ تو محمد ہو جا۔ تو وہ مشت نور ستون بن کر اتنا بلند ہوا کہ حجاب عظمت تک پہنچ گیا۔ پھر اس نور نے سجدہ کیا اور الحمد للہ کہا۔ اس پر اللہ عز وجل نے فرمایا اے نور اسی وجہ سے میں نے تجھے پیدا کیا اور تیرا

ثُمَّ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَسَّمَ
نُوْرَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَرْبَعَۃَ اَقْسَامٍ فَخَلَقَ مِنَ
الْقِسْمِ الْاَوَّلِ اللَّوْحَ وَمِنَ الثَّانِیْ
الْقَلَمَ ثُمَّ قَالَ الرَّبُّ جَلَّ شَانُہٗ
لِلْقَلَمِ اُکْتُبْ فَارْتَعَدَ الْقَلَمُ
مِنْ ھَیْبَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْفَ سَنَۃٍ
ثُمَّ
قَالَ اَیْ رَبِّ وَمَا اَکْتُبُ قَالَ
اُکْتُبْ تَوْحِیْدِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَکَتَبَ
الْقَلَمُ ذٰلِکَ وَاھْتَدٰی اِلٰی عِلْمِ
اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ خَلْقِہٖ وَ
کَتَبَ اَوْلَادَ اٰدَمَ بِقَلْبِہٖ مَنْ
اَطَاعَ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ وَمَنْ
عَصَاہُ اَدْخَلَہُ النَّارَ اُمَّۃُ نُوْحٍ
مَنْ اَطَاعَ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ
وَمَنْ عَصَاہُ اَدْخَلَہُ النَّارَ
اُمَّۃُ اِبْرَاھِیْمَ مَنْ اَطَاعَ اللّٰہَ
اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَاہُ
اَدْخَلَہُ النَّارَ اُمَّۃُ عِیْسٰی مَنْ
اَطَاعَ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ وَمَنْ

نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا - لہٰذا
تجھی سے خلق کی ابتدا کرتا ہوں اور تجھی
پر رسولوں کو ختم کرتا ہوں - اس کے
بعد اللہ تعالٰی نے ہمارے نبی سید
عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
نور کو چار جلووں پر تقسیم کیا چنانچہ ایک
سے لوح و دوسری سے قلم پیدا فرمایا
پھر اللہ تعالٰی نے قلم کو حکم دیا کہ لکھ!
تو قلم ایک ہزار سال ہیبت الٰہی سے
کانپتا رہا - پھر قلم نے عرض کیا اے
میرے رب کیا لکھوں؟ فرمان باری
ہوا میری توحید میں لکھ "لا الٰہ الا
اللہ محمد رسول اللہ" چنانچہ قلم
نے یہ لکھا - پھر وہ علم الٰہی کی ہدایت
سے اس کی مخلوق کو لکھا - چنانچہ حضرت
آدم علیہ السلام کی نسل و اولاد کے بارے
میں لکھا کہ جس نے اللہ کی اطاعت کی اللہ
اسے جنت میں داخل کرے گا اور
جس نے اس کی نافرمانی کی وہ اسے
جہنم رسید کرے گا اور حضرت نوح
علیہ السلام کی امت کے بارے میں لکھا
جس نے خدا کی اطاعت کی اسے جنت

عَصَاهُ اَدْخَلَهُ النَّارَ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَاهُ، اَرَادَ الْقَلَمُ اَنْ يَكْتُبَ اَدْخَلَهُ النَّارَ، فَاِذَا النِّدَاءُ مِنَ الْعَلِيِّ الْاَعْلٰى، تَاَدَّبْ يَا قَلَمُ فَانْشَقَّ الْقَلَمُ وَقَطَّ بِيَدِ الْقُدْرَةِ ثُمَّ جَرٰى فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ ثُمَّ قَالَ الْقَلَمُ اَيْ رَبِّ وَمَا اَكْتُبُ قَالَ اُكْتُبْ اُمَّةٌ مُذْنِبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ۔

میں داخل کرے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ اسے جہنم میں بھیجے گا۔ اسیطرح حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی امتوں کے بارے میں لکھا کہ جس نے خدا کی اطاعت کی وہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ اسے جہنم بھیجے گا۔ پھر اس نے امت محمد (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے بارے میں لکھا کہ جس نے اللہ کی اطاعت کی اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی ...... قلم یہ لکھنا چاہتا تھا کہ "اسے جہنم میں داخل کرے گا" تو علی اعلیٰ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی اے قلم ادب کر، اس پر قلم شق ہو گیا اور دست قدرت نے اس پر قط رگیا۔ پھر لوح محفوظ میں (روانی کے لیے) کھینچا گیا اس کے بعد قلم نے عرض کیا۔ اے میرے رب میں کیا لکھوں فرمان باری ہوا لکھ "یہ امت گنہگار ہے اور رب تعالیٰ بخشنہار ہے۔"

وَرُوِيَ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهُ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَاَلْقٰى فِيْهِ الرُّوْحَ وَفَتَحَ عَيْنَيْهِ وَنَظَرَ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا مَكْتُوْبٌ عَلَيْهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ

سیدنا وہب بن منبہ نے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے روح پھونکی تو انہوں نے آنکھیں کھولیں جنت کے دروازے

آدم فرای رب هل خلقت خلقا هو
اعظم علیک منی قال نعم
یا آدم وهو من ذریتک ولو
لا ما خلقتک فلما خلق الله
حواء علیها السلام وقد
رکبت فیه الشهوة فقال آدم
یا رب وما هذه قال هذه
امتی حواء قال یا رب زوجنی
ایاها قال هات مهرها قال
ای رب وما مهرها قال ان
تصلی علی صاحب هذا الاسم
مرة عشرا۔

ڈالی تو دیکھا دیکھا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول
اللہ۔ اس پر حضرت آدم نے عرض
کیا اے میرے رب تو نے کسی ایسی
مخلوق کو بھی پیدا فرمایا ہے جو تیرے
نزدیک مجھ سے اعظم ہو؟ فرمان باری
ہوا ہاں اے آدم! وہ تیری اولاد میں
سے ہے۔ اگر وہ نہ ہوتے تو تجھے پیدا
نہ فرماتا۔ پھر جب اللہ نے سیدتنا حوا رضی
علیہا السلام کو پیدا کیا اور حضرت آدم
میں شہوت کا جزو مرکب کیا گیا تو حضرت
آدم نے عرض کیا اے رب یہ کیا
ہے؟ فرمایا یہ میری بندی حوا ہیں!

حضرت آدم نے عرض کیا اے رب میرا اس کے ساتھ عقد فرما دے؟
حق نے فرمایا اس کا مہر ادا کرو! عرض کیا اس کا مہر کیا ہے؟ حق نے
فرمایا اس کا مہر یہ ہے کہ تم اس نام والے (سید عالم محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم) پر دس مرتبہ درود شریف پڑھو۔

وقال کعب الاحبار لما اراد الله
سبحانه ان یخلق نبینا محمدا
امر جبرئیل ان یاتیه بالقبضة
البیضاء التی هی موضع قبره
فغمست فی انهار الجنة و
طیف بها السموات والارض

کعب احبار فرماتے ہیں کہ جب اللہ
تعالیٰ نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو
جبریل کو حکم دیا کہ جہاں آپ کی قبر انور
ہے وہاں سے ایک مشت سفید
مٹی کی لائے پھر اسے جنت کی نہروں

فعرفت الملائكة قدر محمد (صلى الله عليه وسلم) وفضله
قبل أن يعرف آدم نسله، ثم إن الله سبحانه وتعالى أخر نور
نبينا محمد في سر عظمته وكتب اسمه على عرشه فلما خلق
آدم أودع ذلك النور في صلبه فسمع في ظهره نشيشا كنشيش
الطير فقال آدم يا رب ما هذه النشيش قال هذا تسبيح خاتم
الأنبياء الذي أخرجه من ظهرك وأودعه في الأصلاب الطاهرة
والأحشاء الزاهرة ثم نظر آدم إلى العرش فرأى اسم محمد
مقرونا باسم الله عز وجل فقال يا رب من هذا الذي قرن
اسمه باسمك قال هذا سيد الأنبياء من ولدك ولولاه
ما خلقتك فلما أصيب آدم بوسوسة الشيطان الرجيم
المارد وأهبط إلى الأرض فقال يا رب بحرمة هذا الولد
ارحم هذا الوالد فنودي هناك وعزتنا وجلالنا لو تشفعت
إلينا بمحمد في أهل السموات والأرض لشفعناك فسبحان
من اصطفى آدم بمحمد واجتباه وتاب عليه وغفر له
هداه ولا زال نور نبينا محمد في صلب آدم حتى حملت
حواء بشيث فانتقل ذلك النور عن آدم إلى حواء وكانت
قبله تلد في بطنها توأمين أي اثنين إلا في شيث (عليه
السلام) فإنها ولدته وحده كرامة لسيد الثقلين
جد الحسنين فلما أيقن آدم بالموت أخذ بيد ولده شيث
وقال يا بني إن الله تبارك وتعالى أمرني أن آخذ عليك
عهدا من أجل هذا النور الذي أراه في وجهك أن لا
إلا في الأطهرين من النساء ثم إن آدم (عليه السلام)

میں غوطا دیا گیا اور آسمان و زمین میں پھیرایا گیا جس سے تمام فرشتوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و منزلت کو جان لیا۔ ابھی حضرت آدم کو بھی معلوم نہ تھا اور نہ ان کی نسل کو۔ ان کے بعد اللہ تعالےٰ نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک کو اپنی عظمت کے اسرار میں بطور خزانہ رکھا۔ اور آپ کا اسمِ مبارک اپنے عرش پر لکھا۔ پھر جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس نورِ مبارک کو ان کی صلب میں ودیعت کیا۔ تو انہوں نے اپنی پشت میں پرندوں کے چہچہانے کی مانند ایک آواز سنی، حضرت آدم نے عرض کیا اے رب یہ کیسی آواز ہے؟ فرمان باری ہوا یہ اس خاتم الانبیاء کی تسبیح کی آواز ہے جو تمہارے صلب سے ظاہر ہوں گے۔ میں اسے اصلاب طاہرہ اور ارحام زاہرہ میں ودیعت رکھوں گا۔ اس کے بعد حضرت آدم نے جانب عرش نظر اٹھائی تو نام نامی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اسم اللہ عزوجل کے ساتھ ملا ہوا لکھا دیکھا دریافت کیا یہ کون ہیں؟ جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے فرمایا یہ سید الانبیاء ہیں جو تمہاری نسل سے ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو تمہیں پیدا نہ فرماتا۔ پھر جب حضرت آدم علیہ السلام کو شیطان مردود کا وسوسہ لاحق ہوا اور زمین میں ان کو اتار دیا گیا تو آدم علیہ السلام نے مناجات کی اے رب اس فرزند (جلیل القدر) کی حرمت کے طفیل مجھ پر رحم فرما! اس پر انہیں ایک غیبی آواز سنائی دی جس نے کہا قسم ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی اس وقت اگر تم ہمارے حضور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے تمام آسمان و زمین والوں کے لیے شفاعت کرتے تو یقیناً تمہاری شفاعت قبول فرماتا۔

پاک ہے ذات کریم جس نے آدم علیہ السلام کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے برگزیدہ اور مقبول بنایا اور ان کی توبہ قبول کرکے اپنی رحمت و مغفرت کے دامن میں ڈھانپا اور اس کی انہیں ہدایت بخشی۔ پھر حضرت آدم علیہ

رفع رأسه إلى السماء وقال اللهم خالق العرش منير الشمس
خلقتني بما سبق به علمك ووعدتني بالنبي الذي أدنى
منه الإكرام والتشريف وقد صار لي لدي شيث اللهم كن له
حافظا وعليه شاهدا فلما فرغ آدم من دعائه نزل جبرئيل
(عليه السلام) في كبكبة من الملائكة وقال يا آدم إن ربك
يقرئك السلام ويأمرك أن تكتب على شيث كتاب العهد
بشهادة هؤلاء الملائكة فإنهم عبادة ملائكة السموات
قال فكتب آدم الكتاب وأشهد رب العزة ومن حضر من
الملائكة وكسا بشيث في ذلك المقام حلتين خضراوتين
أتى به جبرئيل (عليه السلام) من حلل الجنة وزوجه
الله بمخوائلة البيضاء وكانت في طول حواء وحسنها و
جمالها فواقعها شيث فحملت منه بأنوش وكانت تسمع
نداء الأصوات هنيئا لك يا بيضاء قد استودع الله نور
محمد (صلى الله عليه وسلم)

وروي عن آدم أنه لما تاب قال اللهم بحق محمد أن تغفر لي
خطيئتي وتقبل توبتي فقال سبحانه من أين عرفت محمدا
فقال يا رب إني رأيت في كل موضع من الجنة مكتوبا عليه
لا إله إلا الله محمد رسول الله فعلمت أنه أكرم الخلق
عندك، وقال صلى الله عليه وسلم كنت نبيا وآدم بين
الماء والطين وأنا أول من جاء في وجود العالم ولا ماء
ولا طين ولا جسد ولا آدم، وقد سئل النبي صلى الله
عليه وسلم عن أول ما خلق الله في الكون فقال أول ما

علیہ السلام کی پشت میں نور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رہا جب حضرت حوار اپنے فرزند حضرت شیث سے حاملہ ہوئیں تو وہ نور صلب آدم سے بطن حوار کی طرف منتقل ہوگیا۔ حالانکہ اس سے قبل ان سے دو بچے یکساتھ تولد ہوتے تھے مگر حضرت شیث علیہ السلام ان سے تنہا تولد ہوئے، یہ سید الثقلین جد الحسنین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وکرامت کی وجہ سے تھا۔ پھر جب حضرت آدم کو اپنے آخری وقت (موت) کا یقین ہوگیا۔ تو اپنے فرزند شیث علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے میرے فرزند مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں اس نور مبارک کے بارے میں تم سے عہد لوں جو تمہاری جبین سعادت میں جلوہ گر ہے کہ تم اسے کسی پاکیزہ ترین عورت کی طرف منتقل کرنا۔ پھر حضرت آدم نے اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھا کر مناجات کی کہ اے اللہ جو عرش کا پیدا کرنے والا، سورج کو روشنی عطا کرنے والا اور مجھے پیدا کرنے والا ہے اور جس طرح تیرا علم ازلی ہے اسی کے مطابق مجھے پیدا فرمایا اور تو نے مجھ سے اس نور کے بارے میں وعدہ لیا جس کی عزت وکرامت اور اس کی بزرگی ہر طرف دیکھتا ہوں اب وہ نور مبارک مجھ سے میرے فرزند شیث کی طرف منتقل ہوگیا ہے۔ اے اللہ تو ہی اس نور مبارک کا محافظ ہے اور اس پر تو ہی شاہد ہے۔ پھر جب حضرت آدم اس مناجات سے فارغ ہوگئے، تو حضرت جبریل فرشتوں کی جماعت کے جھرمٹ میں اترے اور کہا اے آدم تمہارا رب تم پر سلام بھیجتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ آپ حضرت شیث کو ان فرشتوں کی گواہی کے ساتھ ایک عہد نامہ تحریر فرمادیں۔ کیونکہ یہ فرشتے آسمان کے عبادت گزار بندے ہیں، بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم نے عہد نامہ تحریر کرکے اللہ رب العزت اور موجود تمام فرشتوں کو گواہ بنایا۔ اس وقت حضرت شیث کو دو سبز حلّے، جو جبریل جنتی حلّوں میں سے لائے تھے پہنا

خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وَمِنْ نُوْرِیْ
خَلَقَ جَمِیْعَ الْکَائِنَاتِ، وَذَکَرَ
بَعْضُ الْمُعْتَنِیْنَ بِالْاَخْبَارِ اَنَّ
عَبْدَ الْمُطَّلِبِ جَدَّ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی
فِی النَّوْمِ رُؤْیَا فَانْتَبَہَ
وَھُوَ مَذْعُوْرٌ فَاَتَی الْکَھَنَۃَ
قُرَیْشٍ وَقَصَّھَا عَلَیْھِمْ وَقَالَ
رَأَیْتُ کَاَنَّہٗ خَرَجَ مِنِّیْ سِلْسِلَۃٌ
ذَاتُ نُوْرٍ عَظِیْمٍ تَخْطَفُ الْاَ
بْصَارَ وَلَھَا اَرْبَعَۃُ اَطْرَافٍ
طَرَفٌ بَلَغَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ
وَطَرَفٌ بَلَغَ مَغَارِبَھَا وَطَرَفٌ
لَحِقَ بِاَسْبَابِ السَّمٰوٰتِ
فَطَرَفٌ جَاوَزَ الثَّرٰی فَبَیْنَمَا
اَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا اِذْ تَحَوَّلَتْ
شَجَرَۃً عَظِیْمَۃً خَضْرَآءَ جَامِعًا
لِاَنْوَاعِ الثِّمَارِ وَرَاَیْتُ تَحْتَھَا
شَخْصَیْنِ مُھِیْبَیْنِ فَقُلْتُ
لِاَحَدِھِمَا مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا
نُوْحٌ وَقُلْتُ لِلْاٰخَرِ مَنْ
اَنْتَ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ الْخَلِیْلُ

اور اللہ نے انکو بی بی "محزائلہ بیضاء" سے جو قد و قامت اور حُسن و جمال میں حضرت حوار کی مانند تھیں نکاح کر دیا۔ جب حضرت شیث نے شب عروسی کی تو "انوش" سے حاملہ ہوئیں۔ وہ ہمیشہ ایسی آوازیں سنا کرتیں جو کہتا اے بیضاء تمہیں مبارک اللہ تعالےٰ نے تمہارے بطن میں نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کو ودیعت رکھا ہے۔

سیّدنا آدم علیہ السلام کے بارے میں مروی ہے کہ جب انہوں نے توبہ کی تو مناجات میں کہا اے خدا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) میری خطا کو بخش دے اور میری توبہ کو قبول فرما۔ اس پر حق تعالیٰ نے دریافت کیا میں نے جنت میں ہر جگہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا ہے اس سے میں نے جانا کہ تیرے نزدیک یہ سب سے زیادہ مکرم مخلوق ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس وقت بھی نبی تھا ابھی آدم پانی

قَدْ جِئْنَاكَ نَسْتَظِلُّ بِهٰذِهِ الشَّجَرَةِ
الَّتِیْ خَرَجَتْ مِنْ ظَهْرِكَ فَطُوْبٰی
لَكَ فَقَالَتِ الْكُهَّانُ هٰذِهٖ بِشَارَةٌ
لَكَ لَا لَنَا وَلَئِنْ صَدَقَ رُؤْیَاكَ
لَیَخْرُجَنَّ مِنْ ظَهْرِكَ رَجُلٌ
یَدْعُوْ اَهْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
مِنَ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَلَیَكُوْنَنَّ رَحْمَةً
بِقَوْمٍ وَنِقْمَةً لِلْاٰخَرِیْنَ فَلَمَّا
وُلِدَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرِحَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ
جَدُّ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَرَحًا شَدِیْدًا
وَسُرَّ بِذٰلِكَ سُرُوْرًا عَظِیْمًا۔

اور مٹی کے درمیان تھے اور میں ہی سب سے پہلے عالم وجود میں آیا۔ اس وقت نہ پانی تھا نہ مٹی تھی نہ جسم تھا اور نہ آدم تھے اور یہ کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ عالم وجود میں سب سے پہلے کونسا وجود پیدا کیا گیا فرمایا اللہ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا اور میرے نور سے ساری کائنات کو پیدا فرمایا۔ بعض محدثین بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبدالمطلب ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا نے

ایک ایسا خواب دیکھا جس سے وہ خوف زدہ ہو گئے جب قریش کے کاہن لوگ آئے تو ان سے یہ خواب بیان کیا اور کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ "مجھ سے ایک نور کی زنجیر اتنی بڑی اور روشن نکلی ہے کہ جس سے آنکھیں چندھیاتی ہیں۔ اور اس کے چار کنارے ہیں۔ ایک کنارہ زمین کے مشرق اور ایک کنارا زمین کے مغرب میں ہے اور ایک آسمان سے جا ملا ہے اور ایک کنارا زمین سے نیچے تجاوز کر گیا ہے۔ میں یہ دیکھ ہی رہا تھا کہ زنجیر اچانک ایک بہت بڑا سرسبز درخت بن گئی جس میں قسم قسم کے میوے لگے ہیں۔ میں نے اس کے نیچے دو ہیبت والے شخصوں کو دیکھا میں نے ان میں سے ایک سے کہا تم کون ہو؟ انہوں نے فرمایا میں نوح ہوں پھر میں نے دوسرے سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا میں ابراہیم خلیل اللہ ہوں (علیہما السلام) ہم تمہارے پاس اسلیے

آئے ہیں کہ ہم تمہارے اس درخت کے زیر سایہ آجائیں جو تمہاری پشت سے ظاہر ہوگا۔ تو تمہیں مبارک و خوشی ہو؟ اس پر کاہنوں نے کہا یہ تمہارے لئے خوشخبری ہے نہ کہ ہمارے لیے۔ اگر تم نے یہ خواب سچا دیکھا ہے تو یقیناً تمہاری پشت سے ایک ایسا شخص ظاہر ہوگا جو مشرق و مغرب اور خشکی و تری کو دعوت دے گا۔ بلاشبہ وہ ایک قوم کے لیے باعث رحمت ہوگا اور دوسری قوم کے لیے، موجبِ عذاب، پھر جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تولد ہوئے تو حضور کے دادا اس سے انتہائی مسرور اور خوش ہوئے اور بڑی مسرت کا اظہار کیا۔

اشعار

لَہُ النَّسَبُ العَالِیُ فَلَیْسَ کَمِثْلِہٖ حَسِیْبٌ نَسِیْبٌ مُنْعِمٌ مُتَکَرِّمٌ

حضور اکرم کا نسب اتنا بلند ہے کہ کوئی حسب و نسب میں ہمسر نہیں آپ انعام واکرام والے ہیں۔

اُقَدِّمُہٗ فِی کُلِّ خَیْرٍ لِاَنَّہٗ اِذَا کَانَ مَدْحٌ فَالنَّسِیْبُ مُقَدَّمٌ

ہر بھلائی میں میں آپ کو مقدم رکھتا ہوں کیونکہ آپ کی جب بھی کوئی تعریف کی جائے تو آپ ہر طرح مقدم ہیں۔

جَمِیْلٌ بِتَاجِ الْمَکْرُمَاتِ مُتَوَّجٌ جَلِیْلٌ بِآلَاءِ الْبَھَاءِ مُعَمَّمٌ

آپ صاحب جمال اور تاج کرامت سے تاجپوش ہیں آپ صاحب جلالت اور نورانی نعمتوں سے عمامہ پوش ہیں۔

فَمَا الْکَوْنُ اِلَّا حُلَّۃٌ وَ مُحَمَّدٌ طِرَازٌ بِاَنْوَارِ النُّبُوَّۃِ مُعْلَمٌ

نہیں ہے کائنات بجز پوشاک کے اور حضور اکرم اس کے ایسے نقش ہیں جو انوار نبوت سے مخطط ہیں۔

لَہُ الشَّمْسُ وَالْبَدْرُ الْمُنِیْرُ اَطَاعَنَا کَذَا الضَّبُّ حَتَّی الظَّبْیُ جَاءَ یُسَلِّمُ

آفتاب اور چودہویں رات کا چاند دونوں آپ کی اطاعت کرتے ہیں اسیطرح گوہ اور ہرن نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔

بِمَبْعَثِهِ الْاَصْنَامُ خَرَّتْ تَصَاغُرًا — لَهٗ حَلَّلَ اللّٰهُ الَّذِیْ كَانَ يَحْرُمُ

آپ کی بعثت سے ہر بت منہ کے بل گر پڑے آپ ہی کی وجہ سے اللہ نے بہت سی پہلی حرام چیزوں کو حلال کر دیا۔

فَلَوْلَاهُ مَا سَارَتْ لِطَيْبَةَ نُوْقُنَا — وَلَوْلَاهُ مَا كَانَ الْحُدَاةُ تُزَمْزِمُ

اگر آپ نہ ہوتے تو مدینہ کی طرف ہماری اونٹنیاں نہ چلتیں اگر آپ نہ ہوتے تو حدی پڑھنے والے نغمہ سنجی نہ کرتے۔

اَلَا قُلْ لِقَوْمٍ نَازَعُوْا اِنْ اَرَدْتُمْ — نَجَاةً بِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

خبردار! جھگڑا کرنے والی قوم سے تم کہہ دو اگر تم آپ کے وسیلہ نجات چاہتے ہو تو آپ پر سب ملکر صلوۃ وسلام پڑھو۔

وَرُوِیَ وَلَمَّا بَلَغَ عَبْدُ اللّٰهِ وَالِدُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُغِبَتْ فِیْ خِطْبَتِهِ النِّسَاءُ وَرُؤَسَاءُ اَكَابِرِ قُرَيْشٍ وَكَانَ لَمْ يَكُنْ لِلنِّسَاءِ حَدِيْثٌ فِیْ بُيُوْتِهِنَّ اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ فَحُكِیَ ذٰلِكَ لِوَالِدِهٖ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهٗ يَا وَلَدِیْ اُخْرُجْ اِلَی الصَّيْدِ لِتَشْرِيْحِ مِنَ النِّسَاءِ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ وَمَعَهٗ وَهْبُ الزُّهْرِیُّ قَالَ وَهْبٌ فَبَيْنَمَا نَحْنُ فِیْ طَرِيْقِ الْبَرِّيَّةِ وَاِذَا بِعَسْكَرٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ شَاهِرِيْنَ سُيُوْفَهُمْ وَهُمْ

ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ جب سن بلوغت کو پہنچے تو ہر عورت اور صنادید قریش میں سے ہر ایک کی جانب سے پیغام نکاح کی درخواستیں آنے لگیں یہاں تک ہر گھر میں عورتوں کے مابین ان ہی کا تذکرہ ہونے لگا۔ پھر جب اس کا تذکرہ ان کے والد حضرت عبدالمطلب سے کیا گیا تو انہوں نے حضرت عبداللہ سے فرمایا اے میرے فرزند تم بغرض شکار یہاں سے چلے جاؤ

نَحْوَ سَبْعِيْنَ فَارِسًا فَتَلَقَّاهُمْ
وَهْبٌ فَقَالَ لَهُمْ مَا الَّذِيْ
تُرِيْدُوْنَ قَالُوْا نُرِيْدُ
نَقْتُلُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ وَهْبٌ وَمَا
ذَنْبُهُ قَالُوْا لَيْسَ لَهُ ذَنْبٌ
وَلٰكِنْ فِيْ ظَهْرِهٖ نَبِيٌّ دِيْنُهٗ
نَاسِخُ جَمِيْعِ الْأَدْيَانِ وَمِلَّتُهٗ
مَاحِيَةٌ لِجَمِيْعِ الْمِلَلِ فَنَحْنُ
نَقْتُلُ عَبْدَ اللّٰهِ حَتّٰى لَا يَظْهَرَ
مُحَمَّدٌ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
قَالَ وَهْبُ بْنُ الزُّهْرِيِّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ
وَإِيَّاهُمْ فِي الْحَدِيْثِ وَإِذَا
بِعَسْكَرٍ مِّنَ السَّمَاءِ فَقَتَلُوا الْيَهُوْدَ
عَنْ آخِرِهِمْ فَرَجَعَ عَبْدُ اللّٰهِ
وَمَعَهٗ وَهْبٌ إِلٰى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
يَا وَهْبُ قَدْ خَطَبْتَ مِنِّيْ
نَاسٌ كَثِيْرٌ لَمْ أَدْرِ لِمَنْ
أُزَوِّجُهٗ فَقَالَ وَهْبٌ
إِنَّ لِيْ ابْنَتِيْ اِسْمُهَا آمِنَةُ أَرْسِلْ
إِلَيَّ أُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ لِتَنْظُرَهَا
إِنْ أَعْجَبَتْهَا قَدَّمْتُهَا لَكُمْ
جَارِيَةً فَنَادَتْ أُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ

تاکہ تم عورتوں سے نجات پا سکو۔
چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ وہب
زہری کیساتھ شکار کے لیے چلے
گئے۔ حضرت وہب بیان کرتے
ہیں کہ ہم جنگل میں شکار کی جستجو
میں تھے کہ اچانک ستر یہودیوں
کا لشکر گھوڑے پر سوار تلوار سونتے
نمودار ہو گیا۔ ان سے وہب نے
ملاقات کر کے دریافت کیا کہ کس قسم
کا قصد ہے؟ وہ یہودی بولے کہ
ہم عبداللہ کو قتل کرنا چاہتے ہیں حضرت
وہب نے پوچھا کہ عبداللہ کا کیا
قصور ہے؟ کہنے لگے ان کا قصور
تو کوئی نہیں ہے لیکن ان کی پشت سے
ایسا نبی ظاہر ہوگا جس کا دین تمام دینوں
کو منسوخ کرنے والا اور جس کی ملت
تمام ملتوں کو ختم کرنے والی ہوگی۔
ہم سرے سے عبداللہ ہی کو قتل
کر ڈالنا چاہتے ہیں تاکہ محمد (صلی اللہ
علیہ وسلم) کا ظہور ہی نہ ہو۔ حضرت
وہب بیان کرتے ہیں کہ ہم ان
سے ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ

اِلیٰ مَنْزِلِ وَهْبٍ فَطَرَقَتْ عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَلَمَّا رَأَوْهَا فَرِحُوْا بِهَا وَقَالُوْا يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَرَبِ فَرَّجْتِ قُلُوْبَنَا وَاَقْرَرْتِ عُيُوْنَنَا لَعَلَّكِ اَتَيْتِ فِيْ خِطْبَةِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَتَيْتُكُمْ اِلَّا لِهٰذَا فَقَالُوْا وَمَا لَنَا اَنْ لَّا نَكُوْنَ جَوَارِيَ اٰلِ بَيْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاَخْرَجُوْا اٰمِنَةَ وَقَدَّمُوْهَا بَيْنَ يَدَيْهَا فَوَجَدَتْهَا كَوْكَبًا دُرِّيًّا فَسَلَبَتْ عَقْلَهَا بِالْحُسْنِ وَالْبَهَاءِ وَالْجَمَالِ فَسَارَتْ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَكِلُّ اللِّسَانَ وَيَعْجِزُ الْاِنْسَانُ عَنْ وَصْفِ اٰمِنَةَ ثُمَّ اِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ دَعَا بِوَهْبٍ وَقَوْمِهٖ فَحَضَرُوْا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ يَا وَهْبُ تَقَدَّمْ وَاذْكُرْ مَهْرَ ابْنَتِكَ وَاشْتَرِطْ شُرُوْطَهَا فَتَقَدَّمَ وَهْبٌ وَرَضِيَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بِمَا طَلَبَ وَوَهْبٌ وَزَوَّجَهَا بِوَلَدِهٖ عَبْدِ اللّٰهِ وَالِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اچانک آسمان سے ایک لشکر اترا اس نے ان تمام یہودیوں کو قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ اور ان کے ساتھ حضرت وہب واپس لوٹ آئے اور حضرت عبدالمطلب سے یہودیوں کے ارادے اور ان کے مارے جانے کا مفصل قصہ بیان کیا۔ اس پر حضرت عبدالمطلب نے فرمایا اے وہب! مجھے بکثرت لوگوں نے پیغام نکاح دیئے ہیں میں نہیں جان سکا کہ میں ان کا نکاح کس کے ساتھ کروں اس پر وہب نے کہا میری ایک بیٹی ہے جس کا نام آمنہ ہے۔ آپ ہمارے یہاں حضرت عبداللہ کی والدہ کو بھیجئے تاکہ وہ انہیں دیکھ لیں اگر وہ انہیں پسند آگئی تو میں اسے آپ کے سامنے بطور باندی پیش کروں گا۔ پھر حضرت عبداللہ کی والدہ، حضرت وہب کے گھر گئیں جب مکان میں پہنچیں تو دروازہ کھٹکھٹایا۔ جب گھر والوں نے انکو دیکھا تو وہ خوش ہو کر کہنے لگے۔ اے عرب کی عورتوں کی سیدہ! تم نے ہمارے دلوں کو

وَاِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی قَدْ
صَانَ اَبَاہُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
عَنِ ارْتِکَابِ الْفَوَاحِشِ وَ
الْمَعَاصِیْ لِاَنَّ قَبْلَ مُوَاقِعَتِہٖ
لِاٰمِنَۃَ جَرَتْ لَہٗ قِصَّۃٌ مَعَ
الْخَثْعَمِیَّۃِ وَھِیَ اَنَّہٗ مَرَّ
کَذَا یَوْمًا عَلٰی امْرَاَۃٍ یُّقَالُ
لَھَا فَاطِمَۃُ بِنْتُ مُرٍّ وَکَانَتْ
مِنْ اَجْمَلِ النِّسَآءِ وَاَشَبِّھِنَّ
وَاَعَفِّھِنَّ وَکَانَتْ قَدْ قَرَأَتِ
الْکُتُبَ وَکَانَ شَبَابُ قُرَیْشٍ
یَجْلِسُوْنَ اِلَیْھَا وَیَتَحَدَّثُوْنَ
مَعَھَا فَرَأَتْ نُوْرَ النُّبُوَّۃِ
فِیْ وَجْہِ عَبْدِ اللّٰہِ فَقَالَتْ لَہٗ
یَا فَتٰی مَنْ اَنْتَ فَاَخْبَرَھَا
بِاسْمِہٖ فَقَالَتْ لَہٗ ھَلْ لَکَ
اَنْ تَقَعَ عَلَیَّ وَاُعْطِیَ لَکَ مِائَۃً
مِّنَ الْاِبِلِ فَنَظَرَ اِلَیْھَا فَقَالَ ۔

خوش کر دیا، اور ہماری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیا غالباً تم حضرت عبداللہ کے پیغام نکاح کے سلسلہ میں تشریف لائی ہو؟ وہ فرمانے لگیں خدا کی قسم میں صرف اسی غرض کے لیے آئی ہوں۔ وہ کہنے لگے ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہماری بچیاں حضرت عبدالمطلب کے گھر والوں کی باندیاں بنیں۔ پھر انہوں نے سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کو ان کے سامنے لاکر پیش کر دیا۔ حضرت عبداللہ کی والدہ نے دیکھا تو ایک روشن ستارہ کی مانند پایا۔ جس کے حسن و جمال اور خوبصورتی سے ان کی عقل مسلوب ہو کر رہ گئی۔ پھر جب حضرت عبداللہ کی والدہ، حضرت عبدالمطلب کے پاس پہنچیں تو کہنے لگیں آمنہ کی تعریف و توصیف میں انسان عاجز اور زبانیں قاصر ہیں۔ پھر حضرت عبدالمطلب نے وہب اور ان کے قبیلہ والوں کو بلایا۔ جب وہ آگئے تو حضرت عبدالمطلب نے فرمایا اے وہب! آگے آکر اپنی بیٹی کا مہر اور اس کی شرطیں بیان کرو؟ تب حضرت وہب آگے آئے اور جو کچھ مطالبہ رکھا اس پر حضرت عبدالمطلب

راضی ہو گئے اور اسی مجلس میں حضرت وہب نے اپنی بیٹی آمنہ کا نکاح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے کر دیا۔ ماشاءاللہ تعالیٰ نے آپ کے والد سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب کو ہر معصیت و بے حیائی سے محفوظ رکھا۔ کیونکہ اس سے پہلے ایک قصہ خثعمیہ عورت کا گزر چکا تھا وہ یہ کہ حضرت عبداللہ کا گزر ایک عورت پر ہوا جس کا نام فاطمہ بنت مُر تھا وہ حسینانِ عرب میں یکتا شکل و صورت اور حسن و جمال میں سب سے زیادہ خوبصورت تھی اس نے کتابیں پڑھ رکھی تھیں ایک دن قریش کے نوجوان اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور اس سے باتیں کر رہے تھے تو اس نے حضرت عبداللہ کی پیشانی میں نور نبوۃ کو دیکھا۔ وہ کہنے لگی اے نوجوان تم کون ہو آپ نے اسے اپنا نام بتایا اس پر کہنے لگی اے نوجوان اگر تم میرے ساتھ ہمبستری کرو تو تمہیں سو اونٹ پیش کیے جائیں گے۔ آپ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا

أَمَّا الْحَرَامُ فَالْمَمَاتُ دُوْنَہٗ — وَالْحِلُّ لَا حِلَّ فَأَسْتَبِیْنَہٗ

حرامکاری سے مر جانا سہل ہے اور حلال کی کوئی صورت نہیں جسے یقینی طور سے جان سکوں۔

فَکَیْفَ بِالْأَمْرِ الَّذِیْ تَبْغِیْنَہٗ — یَحْمِی الْکَرِیْمُ عِرْضَہٗ وَدِیْنَہٗ

تیری خواہش پوری کرنے کی کون سی صورت ہے شریف آدمی اپنی آبرو اور اپنا دین بچاتا ہے۔

ثُمَّ مَضٰی اِلٰی زَوْجَتِہٖ آمِنَۃ
... ھَا زُفَّتْ آمِنَۃ
فِیْ اَوَّلِ جُمُعَۃٍ مِّنْ شَھْرِ رَجَب
فَمَاتَ نِسَاءُ قُرَیْشٍ وَّ
تَلِفَتْ مِنْھُنَّ مِائَۃُ مَیِّتَۃٍ حُزْنًا

پھر حضرت عبداللہ نے جمعہ کی ماہ رجب کو سیدتنا آمنہ سے شب زفاف فرمائی۔ اس پر قریش کی عورتیں رشک و حسد میں جل کر رہ گئیں اور تقریباً ایک سو عورتیں

وَ اَسَفًا عَلٰی نُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ثُمَّ
ذَکَرَ عَبْدُ اللّٰہِ الْخَثْعَمِیَّۃَ وَجَمَالَہَا
وَمَا عَرَضَتْ عَلَیْہِ مِمَّا لَدَیْہَا
فَجَآءَ وَاَقْبَلَ اِلَیْہَا فَلَمْ یَرَ مِنَ
الْاِقْبَالِ عَلَیْہِ اٰخِرًا کَمَا رَاٰہُ
مِنْہَا اَوَّلًا فَقَالَ لَہَا یَا فَاطِمَۃُ
ھَلْ لَکِ فِیْمَا قُلْتِ بِالْاَمْسِ
فَلَا قَالَتْ لَہٗ قَدْ کَانَ مَرَّۃً
وَالْیَوْمَ لَا فَذَہَبَتْ مَثَلًا
ثُمَّ نَظَرَتْ اِلَیْہِ وَقَالَتْ
لَہٗ یَا فَتٰی اَیَّ شَیْءٍ صَنَعْتَ
بَعْدِیْ قَالَ وَاقَعْتُ عَلٰی زَوْجَتِیْ
اٰمِنَۃَ فَقَالَتِ الْخَثْعَمِیَّۃُ وَاللّٰہِ
اِنِّیْ لَسْتُ بِصَاحِبَۃِ رِیْبَۃٍ
وَلٰکِنِّیْ رَاَیْتُ نُوْرَ النُّبُوَّۃِ
فِیْ وَجْہِکَ فَاَرَدْتُّ اَنْ یَّکُوْنَ
ذٰلِکَ النُّوْرُ فِیْ بَطْنِیْ فَاَبَی اللّٰہُ
اَنْ یَّجْعَلَہٗ فِیْ اِلَّا حَیْثُ کَانَ
وَلٰکِنْ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اَخْبِرْ زَوْجَتَکَ
اَنَّہَا حَمَلَتْ بِخَیْرِ اَہْلِ الْاَرْضِ
وَنَبِیِّہَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)

نورِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
عدمِ حصول کے غم وافسوس میں مرگئیں
پھر حضرت عبداللہ نے خثعمیہ عورت کے
حُسن وجمال کا ذکر کیا اور جو واقعہ پیش آیا
تھا اسے بیان کیا - پھر ایک دن ان
کا گزر اس عورت کی جانب ہوا -
تو اس نے پہلی مرتبہ کی مانند اس مرتبہ آؤ بھگت
نہ کی آپ نے اس سے فرمایا اے فاطمہ! کیا آج
بھی تیری وہی خواہش ہے جو کل یعنی
اُس وقت تھی - اس نے کہا "اس دن تھی
مگر آج نہیں" اسی وقت سے یہ مثل
مشہور ہوگئی پھر اس عورت نے آپکی
طرف بغور دیکھا کہنے لگی اے نوجوان
تم نے یہاں سے جانے کے بعد کونسا
کام کیا ہے؟ فرمایا میرا نکاح بی بی
آمنہ سے ہوگیا ہے اور میں نے ان سے
زفاف کیا ہے - اس پر خثعمی عورت نے کہا
خدا کی قسم ہے نہ رشک وحسد کرنیوالی
عورت ہوں اور نہ حرامکار، مگر چونکہ
آپ کی پیشانی میں میں نے نورِ نبوت کو
دیکھا تھا اس بنا پر خواہش پیدا ہوئی
کہ وہ نور میرے بطن میں ہو - لیکن خدا کی رضا اس میں نہ تھی کہ وہ نور میرے شکم میں

ہو بجز اس جگہ کے جہاں اب موجود ہے۔ مگر اے عبداللہ تم اپنی بی بی کو خوشخبری دیدو کہ وہ روئے زمین کے سب سے بہترین شخص اور اُن کے نبی سے حاملہ ہو گئی ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)

خُذُوْ دَاِلیٰ اَمَانًا مِّنْ لَوَاحِظِھَا النُّجُلِ　　　وَاِلَّا سَلُوْھَا مَنْ اَحَلَّ لَھَا قَتْلِیْ

اس کی کشادہ آنکھوں سے میرے لیے پناہ لو ورنہ اس سے پوچھو مجھے قتل کرنا کس نے حلال کیا ہے۔

فَلَوْ عَلِمَتْ مَاذَا اُلَاقِیْ مِنَ الْاَسٰی　　　لَمَا حَلَّلَتْ ھَجْرِیْ کَمَا حَرَّمَتْ وَصْلِیْ

اگر وہ جانتی اس غم کو جس سے دوچار ہوں تو وہ میرے لیے فراق کو حلال نہ کرتی جس طرح وصال کو میرے لیے حرام کیا۔

فَرِیْدَۃُ حُسْنٍ لَا یُرٰی قَطُّ مِثْلُھَا　　　کَمَا لَا یُرٰی بَیْنَ الْوَرٰی عَاشِقٌ مِثْلِیْ

وہ حسن میں یکتا ہے اس کا مثل جہاں میں نہ دیکھا گیا۔ جس طرح میری مثل جہاں میں کوئی عاشق نظر نہیں آئے گا۔

اَرٰی جَوْرَھَا عَدْلًا اِذَا حَکَمَتْ بِہٖ　　　فَنَاھِیْکَ مِنْ جَوْرٍ یَّرِقُّ فَنَاھِیْکَ مِنْ عَدْلٖ

میں اس کے ظلم کو عدل جانتی ہوں جب وہ اس کا حکم کرے تو تمہیں اپنا یہ عدل لاحق ہے۔

مُبَرْ تَعَنَا تَجَلّٰی عَلٰی ذَالِکَ الْحِمٰی　　　ھِیَ النُّوْرُ لٰکِنْ ضَلَّ فِیْ حُبِّھَا عَقْلِیْ

وہ چھرسٹ مارے ہوئے ہے جو اس چراگاہ میں ہے یہ سراپا نور ہے جس کی محبت میں میری عقل بھٹک گئی۔

مَتٰی یَنْظُرُ الْمُشْتَاقُ حُسْنَ جَبِیْنِھَا　　　وَیَجْمَعُ قَبْلَ الْمَوْتِ رَبِّیْ بِھَا شَمْلِیْ

مشتاق جمال، اس کی حسین پیشانی کو کب دیکھے گا اور موت سے پہلے میری پریشانی کو جو اس کی وجہ سے ہے کب جمع کریگا۔

فَاَسْعٰی اِلٰی ذَاکَ الضَّرِیْحِ مُسَلِّمًا　　　عَلٰی مَنْ سَمَا قَدْرًا عَلٰی سَائِرِ الرُّسُلِ

اور میں کب اس تربیت کی جانب سلام کرتے ہوئے دوڑتا ہوا جاؤں گا۔
جو کہ تمام رسولوں پر صاحب قدر و منزلت ہے۔

اَقُوْلُ لَہٗ یَا صَاحِبَ الْحَوْضِ وَاللِّوَا — وَمَنْ فَضْلُہٗ قَدْ عَمَّ فِی الصَّعْبِ وَالسَّھْلِ
میں عرض کروں گا اے صاحب کوثر اے صاحب لواء اے وہ شخص جس کا فضل و کرم
ہر سخت و نرم پر عام ہے۔

دَعَوْتَ بِاَشْجَارِ الْفَلَاتِ فَاَقْبَلَتْ — وَحَنَّ اِلَی اللُّقْیَاکَ جِذْعٌ مِّنَ النَّخْلِ
آپ نے جنگل کے درختوں کو بلایا وہ حاضر ہوئے اور استن حنانہ نے آپ کے
فراق میں گریہ و زاری کی۔

یُصَبِّرُنِیْ مِنْکَ الْعَذُوْلُ وَاِنَّنِیْ — مِنَ الْوَجْدِ لَا اُصْغِیْ لِلَوْمٍ وَّلَا عَذْلٍ
ملامت کنندہ مجھے صبر کی تلقین کرتا ہے حالانکہ میں جدائی میں ملامت اور
سرزنش کی پرواہ نہیں کرتا۔

کَاَنَّ عَذُوْلِیْ فِیْکَ یَا شَافِعَ الْوَرٰی — اَبُوْلَھَبٍ فِی الْعَقْلِ وَھُوَ اَبُوْجَھْلٍ
اے شفیع الوریٰ، آپ کے بارے میں ملامت کرنے والے یہ لوگ عقل میں
ابولہب اور وہ ابوجہل ہیں۔

اَقُوْلُ لِنَفْسٍ الَّتِیْ تَبْغِیْ یَعِزُّھَا — وَکَیْفَ تُرِیْدُ النَّفْسُ عِزًّا بِلَا ذُلٍّ
میں اس نفس سے کہتا ہوں جو اپنی آبرو کا مطالبہ کرتا ہے نفس بغیر ذلت کے
عزت کیونکر حاصل کر سکتا ہے۔

تُرِیْدِیْنَ اِدْرَاکَ الْمَعَالِیْ رَخِیْصَۃً — وَلَابُدَّ دُوْنَ الشَّھْدِ مِنْ اِبَرِ النَّحْلِ
کیا تو مرتبوں کو آسانی سے حاصل کرنا چاہتا ہے حالانکہ شہد سے پہلے مکھیوں
کے ڈنک سے دوچار ہونا ضروری ہے۔

قَطَعْتُ زَمَانِیْ بِامْتِدَاحِیْ مُحَمَّدًا — وَسِیْرَتُہٗ بَیْنَ الْوَرٰی اَبَدًا شُغْلِیْ
میں نے ساری عمر حضور اکرم کی مدح میں گزار دی ہے اور آپ کی سیرت کا بیان

ہمیشہ میرا یہ مشغلہ رہا ہے۔

وَمَنْ اَنَا حَتّٰی اَنْ اَکُوْنَ مَادِحًا لَہٗ ۔۔۔ وَمَدَحَ اِلٰہُ الْعَرْشِ جَلَّ عَنِ الْمِثْلِ

میں کیا ہوں کہ آپ کی نعت گوئی کا دعوی کروں جبکہ عرش والا خدا آپ کی بے مثل تعریف کرتا ہے۔

عَلَیْکُمْ صَلٰوۃُ اللّٰہِ مَا لَاحَ بَارِقٌ ۔۔۔ سُحَیْرًا عَلٰی وَادِی الْمُحَصَّبِ وَالْاَثْلِ

آپ پر اللہ کی رحمت ہو جبتک بجلی چمکے صبح کے وقت وادی محصب اور جھاؤ کے درختوں پر۔

وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَھْبَطَنِیَ اللّٰہُ اِلَی الْاَرْضِ فِیْ صُلْبِ اٰدَمَ وَحَمَلَنِیْ فِی السَّفِیْنَۃِ مَعَ نُوْحٍ وَّقَذَفَنِیْ فِی النَّارِ فِیْ صُلْبِ اِبْرَاھِیْمَ وَلَمْ اَزَلْ اُنْتَقَلُ مِنْ صُلْبٍ اِلٰی صُلْبٍ حَتّٰی وَصَلْتُ اِلٰی صُلْبِ اَبِیْ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَیِّ بْنِ کِلَابِ بْنِ غَالِبِ بْنِ کَعْبِ بْنِ لُوَیِّ بْنِ نَضْرِ بْنِ کِنَانَۃَ بْنِ خُزَیْمَۃَ بْنِ مُدْرِکَۃَ بْنِ اِلْیَاسِ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ اِلٰی ھٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِمَا وَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے مجھے صلب آدم میں زمین میں اتارا اور مجھے حضرت نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا اور مجھے صلب ابراہیم میں آگ میں ڈالا اسی طرح اپنے والد حضرت عبداللہ تک ایک صلب سے دوسرے صلب کی طرف ہمیشہ منتقل ہوتا رہا۔ تو اب گویا آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم محمد عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن

اُخْتُلِفُوْا فِیْ تَسْمِیَۃِ بَقِیَّۃِ اَجْدَادِہٖ۔

نزار بن معد بن عدنان ہیں یہاں تک سب کا اتفاق ہے۔ اس کے اوپر سلسلہ اجداد کے اسمار میں علمار کا اختلاف ہے۔

قِیْلَ لَمَّا اَرَادَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِخْرَاجَ تِلْکَ الْوَدِیْعَۃِ مِنْ خَزَائِنِ الْاَصْلَابِ الزَّکِیَّۃِ الرَّفِیْعَۃِ ظَہَرَتْ لِانْتِقَالِ نُوْرِہٖ الْاٰیَاتُ وَتَبَاشَرَتْ بِہٖ جَمِیْعُ الْمَخْلُوْقَاتِ وَنُوْدِیَ فِیْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوَاتِ یَا عَرْشُ تَبَرْقَعْ بِالْاَنْوَارِ یَا کُرْسِیُّ تَدَرَّعْ بِالْاِفْتِخَارِ یَا سِدْرَۃَ الْمُنْتَہٰی تَبَلَّجِیْ یَا حُوْرَ الْقُصُوْرِ اَشْرِقِیْ یَا مَلٰئِکَۃُ تَمَنْطَقِیْ وَبِالْعَرْشِ حُفِّیْ یَا رِضْوَانُ اَنِ افْتَحْ اَبْوَابَ الْجِنَانِ وَیَا مَالِکُ اَغْلِقْ اَبْوَابَ النِّیْرَانِ فَاِنَّ النُّوْرَ الْمَکْنُوْنَ وَالسِّرَّ الْمَخْزُوْنَ الَّذِیْ ہُوَ فِیْ خَزَائِنِ قُدْرَتِیْ مِنَ الْاَزَلِ قَدْ اُنْتُقِلَ فِیْ ہٰذِہِ اللَّیْلَۃِ اِلٰی بَطْنِ اٰمِنَۃَ وَنَزَلَ وَلَمَّا جَرَتْ

مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس ودیعت (امانت) کو پاکیزہ اور بلند ترین اصلاب سے عالم ظہور میں لائے تو اس نور بار کے ظہور پر عجیب وغریب نشانیاں ظاہر ہوئیں اور ساری کائنات کو خوش خبری دی گئی اور تمام آسمانوں اور زمین کے کناروں میں منادی کرائی گئی فرمایا گیا اے عرش انوار کی پوشاک پہن اور اے کرسی افتخار کا پیراہن اوڑھ، اے سدرۃ المنتہیٰ روشن ہو جا، اے محلاتِ جنّت کی حورو! آراستہ ہو جاؤ، اے فرشتو خدمت کی کمر کس لو اور عرش کے گرد حلقہ باندھ لو، اے رضوان! جنت کے دروازے کھول دو، اے مالک! دوزخ کے دروازہ بند کر دو، کیونکہ وہ نور پنہاں اور مخفی راز جو میری قدرت کے خزانوں

اَقْلَامُ الْاَقْدَارِ فِیْ لَوْحِ الْاِقْتِدَارِ بِاسْتِقْرَارِ النُّطْفَةِ الزَّكِيَّةِ وَالدُّرَّةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ فِیْ قَرَارِ بَطْنِ اٰمِنَةَ الْقُرَشِيَّةِ نُوْدِیَ فِی الْكَوْنِ عَطِّرُوْا مُسَقَّفَاتِ الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی وَبَخِّرُوْا صَوَامِعَ جَوَامِعِ الْقُدْسِ الْاَسْنٰی وَاَفْرِشُوْا سَجَّادَاتِ الْعِبَادَاتِ فِیْ صَفْوِ الصَّفَا لِضِيَافَةِ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ فَفِیْ هٰذَا الشَّهْرِ يَجْلُوْ جَمَالُ هٰذَا الْحَبِيْبِ صَاحِبِ الْمُعْجِزَاتِ وَالْاٰيَاتِ الْبَاهِرَاتِ وَبَيِّنَتِ مَعَانِیْ صَاحِبِ السَّبْعِ الْمَثَانِیْ لَيْلَةَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ الرَّبِيْعِ الْاَوَّلِ الثَّانِیْ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ـ

میں ازل سے محفوظ رہا ہے، اب وہ نورِ مبارک آج کی رات بطن آمنہ میں رونق اجلال فرما رہا ہے۔ پھر جب لوح اقتدار میں اقدار کی قلمیں اس نطفۂ زکیہ اور گوہر مصطفیٰ کے استقرار پہ جاری ہوئیں تو بطن آمنہ قرشیہ میں نورِ مبارک نے استقرار فرمایا۔ پھر عالم کائنات میں ندا کی گئی کہ ملاءِ اعلیٰ کو عود و عنبر کی خوشبوؤں سے معطر کرو اور قدسیوں کی صف بستہ جماعتوں کی عبادت گاہوں کو عطر بیز کرو، اور ملائکہ مقربین کی ضیافت کے لیے عبادت گزار فرشتوں کی جانمازوں کو بچھاؤ، اس لیے کہ اس ماہ مبارک میں معجزات قاہرہ اور روشن نشانیوں والے حبیب کا جلوہ ظاہر ہو گا۔ اور ربیع الاوّل کی بارہویں تاریخ شب دوشنبہ میں صاحب معانی سبع مثانی یعنی سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہو گا۔

قَالَ اَهْلُ الْاَخْبَارِ فَلَمَّا بَلَغَ قَرَارُ بَطْنِهَا اِلٰی مُدَّةِ عِدَّةِ شُهُوْرِ الْحَبَالٰی فَفِیْ اَوَّلِ شَهْرٍ مِّنْ

ارباب سیر و اخبار بیان کرتے ہیں کہ جب سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کا شکم اطہر، حاملہ عورتوں کے

شُهُورِ آمِنَةَ أَتَاهَا فِي الْمَنَامِ
آدَمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَأَخْبَرَهَا
بِأَنَّهَا حَمَلَتْ بِأَجَلِّ الْعَالَمِ وَفِي
الشَّهْرِ الثَّانِي أَتَاهَا فِي الْمَنَامِ
إِدْرِيسُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)
وَأَخْبَرَهَا بِأَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ
الْقَدْرِ النَّفِيسِ وَفِي الشَّهْرِ
الثَّالِثِ أَتَاهَا فِي الْمَنَامِ نُوحٌ
(عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَأَخْبَرَهَا بِأَنَّهَا
حَمَلَتْ بِصَاحِبِ النَّصْرِ وَالْفُتُوحِ
وَفِي الشَّهْرِ الرَّابِعِ أَتَاهَا فِي
الْمَنَامِ إِبْرَاهِيمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)
وَأَخْبَرَهَا بِأَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ
الْوَقَارِ الْعِزِّ وَالتَّكْرِيمِ وَفِي
الشَّهْرِ الْخَامِسِ أَتَاهَا فِي الْمَنَامِ
إِسْمٰعِيلُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَ
أَخْبَرَهَا بِأَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ
الْإِسْلَامِ وَالْمَهَابَةِ وَالتَّبْجِيلِ
وَفِي الشَّهْرِ السَّادِسِ أَتَاهَا
فِي الْمَنَامِ مُوسَى الْكَلِيمُ (عَلَيْهِ
السَّلَامُ) وَأَخْبَرَهَا بِأَنَّهَا
حَمَلَتْ بِصَاحِبِ الْقَلْبِ السَّلِيمِ

مہینوں کے شمار کی مدت تک پہنچ
گیا تو ان ایام حمل کے پہلے مہینے میں
سیدنا آدم علیہ السلام خواب میں آئے
اور حضرت آمنہ کو خوشخبری سنائی
کہ تم جہاں میں سب سے افضل
ذات کے حمل سے ہو۔ اور دوسرے
مہینہ میں خواب میں حضرت ادریس
علیہ السلام نے بشارت دی کہ تم
صاحب قدر و منزلت کی ذات گرامی
سے حاملہ ہو۔ اور تیسرے مہینہ
حضرت نوح علیہ السلام نے مژدہ
سنایا کہ تم نصر و فتح والی ذات گرامی سے
حمل میں ہو۔ چوتھے مہینہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے تشریف لا
کر خبر دی کہ تم صاحب عزت و وقار
اور عظمت و کرامت والی ذات سے
حاملہ ہو، پانچویں مہینہ حضرت اسمٰعیل
علیہ السلام نے آکر بشارت سنائی
کہ تم ہیبت و سطوت والے صاحب
اسلام سے حاملہ ہوئی ہو۔ چھٹے
مہینہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
خوشخبری دی کہ تم فضیلت و عظمت

وَالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ وَفِي الشَّهْرِ السَّابِعِ اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ دَاوُدُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ اللِّوَاءِ الْمَعْقُوْدِ وَالْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَفِي الشَّهْرِ الثَّامِنِ اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ سُلَيْمَانُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِنَبِيِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ وَفِي الشَّهْرِ التَّاسِعِ اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ عِيْسَى الْمَسِيْحُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ الْوَجْهِ الْمَلِيْحِ وَاللِّسَانِ الْفَصِيْحِ وَالدِّيْنِ الصَّحِيْحِ ـ

والے، صاحب قلب سلیم سے حاملہ ہو، اور ساتویں مہینہ حضرت داؤد علیہ السلام نے آکر مژدہ دیا کہ تم کھلے اور دراز لوار والے، مالک حوض مورود، صاحب مقام محمود کی ذات گرامی کے حمل سے ہو، آٹھویں مہینہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بشارت دی کہ تم نبی آخرالزماں کی ذات ستودہ صفات سے حاملہ ہو، اور نویں مہینہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آکر مژدہ سنایا کہ تم صاحب وجہ ملیح، زبان فصیح اور دین صحیح کی ذات سے حاملہ ہو ـ

قصیدہ

يَا مَنْ لَهُ اَفْنَكَ حَوٰى عِزًّا وَّ اِقْبَالًا   بِوَصْفِهٖ يَبْلُغُ الْعُشَّاقُ اٰمَالًا

اے وہ ذات جو عزت واقبال کو حاوی ہے جنکی نعت گوئی سے عشاق اُمید دل کو پہنچتے ہیں ـ

يَا مُدَّعِى الْحُبِّ فِيْهِ دَهْوَ ذُوْ وَلَهٖ   دَفِيْ هَوَاهُ جَفَا اَهْلًا وَّ اَطْلَالًا

اے محبت کے دعویدار! یہی ذات تو محبت کے لائق ہے دنیا کی محبت میں بتلا ہو کر گھر بار چھوڑ کر کیوں ظلم کرتا ہے ـ

اِنْ كُنْتَ تَعْشَقُهٗ مُتْ فِيْ مَحَبَّتِهٖ   فَمَنْ لَّهُ الْقَلْبُ مُشْتَاقٌ اِلَّا لَا

اگر تجھے حضور سے عشق ہے تو تو آپکی محبت میں فنا ہو جا کیونکہ عاشق کا دل مشتاق ہوتا ہے ورنہ نہیں

اَلشُّوقُ تَعْشِقُہ، وَجْدًا اَوْ تَقْصِدُہ مَشُوْقَادِ تَطْلُبُ مِنْ رُؤْیَاہُ اِجْلَالًا

حالانکہ اونٹنیاں ان سے عشق کرتیں اور دوڑتی ہوئی شوق سے جاتی ہیں۔ اور
ان کے دیدار سے عزت و بزرگی طلب کرتی ہیں۔

مُشْتَاقَۃٌ عَشِقَتْ مَنْ لَاشَبِیْہَ لَہٗ وَیَقْطَعُ الشَّوْقُ مِنْہَا اَیْنَہَا اَوْصَالًا

اونٹنیاں مشتاق ہیں اور اس سے عشق کرتی ہیں جس کا کوئی نظیر نہیں اور اس
شوق میں دوڑ دوڑ کر اپنے جوڑوں کو اکھاڑ ڈالتی ہے۔

اِیَّاکَ وَالْعَدْلَ مَنْ فِی الْکَوْنِ یُشْبِہُہٗ قَدْ فَاقَ فِی الْحُسْنِ اَشْکَالًا وَّ اَمْثَالًا

خبردار! اور انصاف کر! جہان میں کون ان کا مشابہ ہے بلاشبہ وہ ہر حسین
شکل و صورت پر فائق ہیں۔

اِنْ جِئْتَ بَانَ النَّقَا اَوْ جِئْتَ مَنْزِلَہٗ فَحُطَّ یَا حَادِیَ الْعِیْسِ اَحْمَالًا

اگر تو مرد یا محبوب کی منزل تک پہنچے تو اے حدی پڑھنے والے وہاں اپنے
بوجھ کو اُتار کر ٹھیر جا۔

ضَاعَ الزَّمَانُ وَلَمْ اَنْظُرْ مَنَازِلَہٗ وَمَا رَاَیْتُ بِذَاکَ الشِّعْبِ اَطْلَالًا

تو اے حدی پڑھنے والے وہاں اپنے بوجھ کو اتار کر ٹھیر جا وقت ضائع ہوگیا
اور میں نے ان پہاڑی راستوں کی زیارت تک نہ کی۔

ذُنُوْبِیْ تُقَیِّدُنِیْ وَالْقَیْدُ یُقْعِدُنِیْ وَقَدْ حَمَلْتُ مِنَ الْاَوْزَارِ اَثْقَالًا

میرے گناہ مجھے مقید کرتے ہیں اور قید مجھے باز رکھتی ہے بلاشبہ میں نے
گناہوں کے انبار لاد رکھے ہیں۔

لٰکِنَّنِیْ فِیْ غَدٍ اَرْجُوْہُ یَشْفَعُ لِیْ نَحُسْنُ ظَنِّیْ بِخَیْرِ الْخَلْقِ مَا زَالَا

لیکن میں کل روزِ قیامت اپنی شفاعت کا ان سے امیدوار ہوں میرا یہ حسنِ ظن،
خیر الخلق کے ساتھ ہمیشہ رہا ہے۔

فَقَدْ لَجَوْنَا اِلٰی بَابِ الْکَرِیْمِ وَمَنْ یَّلْجَأْ اِلَیْہِ یَرٰی رُحْبًا وَّ اِقْبَالًا

اب ہم سخی کے دروازہ پر ازردہ دل آئے ہیں جو بھی پریشان حال آتا ہے وہ فراخی اور اقبال مندی پاتا ہے۔

هُوَ النَّبِیُّ الَّذِی ضَلُوَ الْوُجُوْ مِنْ بِہٖ وَاُفُوْرَحَ الْقَلْبُ فِیْ ذِکْرَاہُ اِجْمَالاً

سیدا ایسے نبی ہیں جن سے سارا جہان روشن ہے اور ان کے اجمالی ذکر سے ہی دل خوش ہوتا ہے۔

بِحَقِّہٖ یَا اِلٰھِیْ جُدْ لَنَا کَرَمًا عَفْوًا وَّ صَفْحًا وَّ اِکْرَامًا وَّ اِجْلَالاً

ان کے طفیل اے خدا ہم پر فضل فرما معافی، درگزر اور عزت و بزرگی ہمیں نصیب فرما۔

صَلّٰی عَلَیْہِ اِلٰہُ الْعَرْشِ ثُمَّ عَلٰی اَھْلِیْہِ وَالصَّحْبِ اٰبَادًا وَّ اٰزَالاً

اے خدائے عرش، ان پر رحمت فرما پھر آپ کی آل اور اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ۔

قِیْلَ لَمَّا کَمُلَتْ مُدَّۃُ الشُّھُوْرِ	مروی ہے کہ جب نو مہینے پورے
وَ قَرُبَتْ لَیَالِی الْوِلَادَۃِ فَفِیْ اَوَّلِ	ہوئے ولادت کی راتیں قریب
لَیْلَۃٍ مِّنْ شَھْرِ الرَّبِیْعِ الْاَوَّلِ	آئیں تو ماہ ربیع الاول کی پہلی رات
حَصَلَ لِاٰمِنَۃَ السُّرُوْرُ وَالْھَنَا	کو سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کو خاص
وَفِی اللَّیْلَۃِ الثَّانِیَۃِ بُشِّرَتْ	قسم کی خوشی و مسرت معلوم ہوئی اور
بِنَیْلِ الْاٰمَالِ وَالْمُنٰی وَفِی اللَّیْلَۃِ	دوسری رات میں آرزو و تمنا کے
الثَّالِثَۃِ سَمِعَتْ تَسْبِیْحَ الْمَلٰئِکَۃِ	پورے ہونیکی بشارت دی گئی۔
مُعْلِنًا وَّفِی اللَّیْلَۃِ الرَّابِعَۃِ	تیسری رات میں صاف طور پر
بَدَا سَعْدُھَا وَالْغِنَا وَفِی	فرشتوں کی تسبیحوں کی آواز کو سنا
اللَّیْلَۃِ الْخَامِسَۃِ دَامَ الْفَرَحُ	اور چوتھی رات میں انہیں اپنی سعادت
وَالسُّرُوْرُ وَمَا نَزَرَ وَمَا دَنَا وَفِی	و خوش بختی ظاہر ہوئی، پانچویں رات
اللَّیْلَۃِ السَّادِسَۃِ زَالَ عَنْھَا	میں دائمی خوشی و مسرت معلوم ہوئی
التَّعَبُ وَالنَّصَبُ وَالْعَنَا	اور اس وقت نہ کمزوری رہی اور نہ

وَفِي اللَّيْلَةِ السَّابِعَةِ رَأَتْ
فِي مَنَامِهَا الْخَلِيلَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)
قَالَ لَهَا أَبْشِرِي بِالنَّبِيِّ الْجَلِيلِ
صَاحِبِ الْأَسْمَاءِ الْحُسْنَى وَالْآيَاتِ
وَالْكُنَى وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّامِنَةِ
طَافَتِ الْمَلَائِكَةُ حَوْلَهَا لَمَّا قَرُبَ
وَضْعُهَا وَدَنَا وَفِي اللَّيْلَةِ
التَّاسِعَةِ أَشْرَقَ النُّوْرُ وَ
الضِّيَاءُ وَعَمَّ بِذٰلِكَ الْفَضَاءُ
وَفِي اللَّيْلَةِ الْعَاشِرَةِ تَرَنَّمَتِ
الْأَطْيَارُ فَرَحًا بِمَوْلِدِ النَّبِيِّ
الْمُخْتَارِ بِاللُّحُوْنِ وَالْغِنَاءِ وَفِي
اللَّيْلَةِ الْحَادِيَةَ عَشَرَ ضَجَّتِ
الْمَلَائِكَةُ لِخَالِقِهَا بِالْحَمْدِ
وَالثَّنَاءِ وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةَ
عَشَرَ سَمِعَتْ قَائِلًا يَقُوْلُ
هَنِيْئًا لَكِ يَا آمِنَةُ الْبُشْرَى
بِهٰذَا الْمَوْلُوْدِ الَّذِيْ تَلِدِيْنَهُ
فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَإِذَا وَضَعْتِ
شَمْسَ الْفَلَاحِ وَالْهُدٰى فَسَمِّيْهِ
مُحَمَّدًا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

سستی ۔ اور چھٹی رات میں ان سے
تھکان، مشقت اور تکلیف جاتی رہی
ساتویں رات میں سیدنا خلیل علیہ
السلام کو خواب میں دیکھا اور انہوں
نے اچھے ناموں اور نشانیوں اور
کنیت والے صاحب جلالت نبی
کی بشارت دی اور آٹھویں رات
میں فرشتوں نے ان کے گرد طواف
کیا ۔ پھر جب وضع حمل کا زمانہ بہت
قریب آگیا تو نویں رات نور و ضیاء
کا ظہور ہوا اور ہر طرف پھیل گیا اور
دسویں رات میں نبی مختار کی ولادت
کی خوشی میں مختلف لحنوں اور راگوں
سے پرندوں نے چہچہانا شروع
کر دیا ۔ گیارہویں رات میں فرشتوں
نے اپنے خالق کائنات کی حمد و ثنا
کا غلغلہ شروع کر دیا ۔ بارہویں رات
میں سیدتنا آمنہ نے سنا کہ کوئی کہنے
والا کہہ رہا ہے اے آمنہ تمہیں مبارک
ہو اور اس فرزند مولود کی خوشخبری
ہو جسے تم آج کی رات تولد کرو گی ۔
جب تم سے وہ آفتاب ظاہر ہو جائے تو اس کا نام محمد رکھنا (صلی اللہ علیہ وسلم)

قِیْلَ فَسَطَعَ نُوْرُ النَّبِیِّ وَنَادٰی بِلِسَانِ الْحَالِ یَا جَبَلَ اَبِیْ قُبَیْسٍ هٰذَا صَاحِبُ الْمَسَرَّةِ وَالْکَیْسِ یَا جَبَلَ حِرَیْ هٰذَا مَوْلِدُ خَیْرِ الْوَرٰی یَا جَبَلَ عَرَفَاتٍ، هٰذَا الْمُنْجِیْ مِنَ الْهَلَکَاتِ - یَا مَسْجِدَ الْخَیْفِ - تَدَرٰی اَتَاكَ اَکْرَمُ ضَیْفٍ - یَا اَهْلَ سَنَا - قَدْ حَصَلَ لَکُمُ السُّرُوْرُ وَالْهَنَا یَا مَرْوَةَ وَالصَّفَا - هٰذَا النَّبِیُّ الْمُصْطَفٰی - یَا قُبَّةَ زَمْزَمِ - هٰذَا النَّبِیُّ الْاَعْظَمُ اِفْتَخِرِیْ یَا سَمٰوٰاتُ بِصَاحِبِ الْاٰیَاتِ وَالْمُعْجِزَاتِ - اِفْتَخِرِیْ یَا اَرْضِیْنُ بِسَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ -

مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک نے طلوع فرمایا تو زبان حال سے کسی نے پکارا اے کوہ ابو قبیس یہ ذات صاحب مسرت وفراست ہے۔ اے کوہ حری! یہ ولادت خیر الوریٰ کی ہے اے کوہ عرفات' یہ ولادت ہلاکتوں سے نجات دینے والے کی ہے - اے مسجد خیف! آج تیرے پہلو میں عظیم المرتبت مہمان کا جلوہ رونما ہوا' اے منیٰ کے رہنے والو! بلاشبہ آج تمہیں خوشی وبرکت حاصل ہوئی - اے کوہ صفا ومروہ! یہ نبی مصطفےٰ ہیں - اے قبۂ زمزم یہ عظیم الشان نبی ہیں اے آسمانو! صاحب آیات ومعجزات پر فخر کرو- اے زمینو! اولین وآخرین کے سردار کی ولادت پر فخر کرو-

قِیْلَ فَلَمَّا کَانَتْ لَیْلَةُ الْوِلَادَةِ وَقَرُبَ طُلُوْعُ صُبْحِ الْخَیْرِ وَالسَّعَادَةِ لِمَنْ کَانَ لَهُ الْعِزُّ وَالنَّصْرُ وَالشَّرَفُ وَالسِّیَادَةُ نُصِبَ عَلَمٌ

مروی ہے پھر جب ولادت مبارکہ کی رات آئی اور اس ذات ستودہ صفات جو صاحب عزت ونصرت اور صاحب شرف وسیادت ہے کی ولادت کے لیے خیر وسعادت

بِالْمَغْرِبِ وَ عَلَمٌ عَلٰى ظَهْرِ الْكَعْبَةِ
وَحَلَّ بِاِبْلِيْسَ اللَّعِيْنِ كُلُّ
وَيْلٍ وَ كُرْبَةٍ وَ خَرَّتِ
الْاَصْنَامُ عَلٰى رُؤُسِهَا وَ
اُلْقِيَتِ الشَّيَاطِيْنُ بِخِزْيِهَا
وَ بُؤْسِهَا وَ خَمَدَتْ نَارُ
فَارِسٍ وَ لَهَا اَلْفُ عَامٍ لَمْ
تَخْمُدْ وَ انْشَقَّ اِيْوَانُ كِسْرٰى
مِنْ هَيْبَةِ مَوْلِدِ اَحْمَدَ وَ
غَاضَتْ بُحَيْرَةُ سَاوَةَ وَ فَاضَ
وَادِيْ سَمَاوَةَ وَ دَنَتْ مِنْ
بَيْتِ اٰمِنَةَ النُّجُوْمُ وَ اَطْلَعَ عَلٰى
وَضْعِهَا الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ فَلَمَّا اشْتَدَّ
بِاٰمِنَةَ الطَّلْقُ وَ لَمْ يَعْلَمْ بِهَا
اَحَدٌ مِنْ بَنَاتِ عَبْدِ مَنَافٍ
ثُمَّ قَالَتْ اٰمِنَةُ فَمَا اَتْمَمْتُ
الْكَلَامَ حَتّٰى امْتَلَأَ عَلَيَّ الْبَيْتُ
نِسْوَةً طِوَالَ الْاَحْسَانِ سُوْدَ الشَّعْرِ
حُمْرَ الْخُدُوْدِ يُفَدِّيْنَنِيْ وَ
يَقُلْنَ لِيْ يَا اٰمِنَةُ لَا بَاْسَ
عَلَيْكِ نَحْنُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ
اَرْسَلَنَا اللّٰهُ اِلَيْكِ لِنَتَبَرَّكَ

کی صبح کے طلوع کا وقت آیا تو ایک
علم مشرق میں اور ایک علم مغرب میں
اور ایک علم خانہ کعبہ پر نصب کیا گیا
اور شیطان مردود پر ہر قسم کی تکلیف
شدت اتری اور کعبہ پر بت گر
پڑے اور شیاطین کو ان کی اپنی
رسوائی و ذلت میں ڈال دیا گیا
اور فارس کی وہ آگ جو ایک ہزار
سال سے روشن تھی اور کبھی نہ بجھی
تھی اس رات بجھ گئی ۔ اور احمد
مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت
کی ہیبت میں کسریٰ کے محل میں
زلزلہ آیا اور دریائے ساوی خشک
ہو گیا اور وادی سماوہ میں پانی جوش
مارنے لگا اور سیدتنا آمنہ کے گھر
کے نزدیک ستارے قریب آگئے
اور حی و قیوم (اللہ تعالیٰ) نے انہیں
وضع حمل پر مطلع فرمایا پھر جب
سیدہ آمنہ کو دردزہ معلوم ہوا اور
ان کے سوا کوئی دوسرا شخص اس
سے واقف نہ ہوا تو انہوں نے اپنے
ہاتھوں کو اس ذات کی جانب جو ہر

بِهٰذَا الْمَوْلُوْدِ الَّذِيْ تَلِدِيْنَهٗ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ اٰمِنَةُ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ طَائِرٌ عَظِيْمٌ وَّصَارَ شَابًّا اَغْيَدَ وَفِيْ يَدِهٖ قَدَحٌ مَمْلُوٌّ شَرَابًا اَبْيَضَ مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَطْيَبَ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ الْاَذْفَرِ فَنَاوَلَنِيْ اِيَّاهُ وَقَالَ لِيْ اِشْرَبِيْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ لِيْ اِزْدَادِيْ فَازْدَدْتُ ثُمَّ قَالَ لِيْ اِزْدَادِيْ فَازْدَدْتُ ثُمَّ اَخْرَجَ يَدَهُ الْمُبَارَكَةَ وَمَسَحَ بِهَا عَلٰى بَطْنِيْ وَقَالَ اِظْهَرْ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ اِظْهَرْ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اِظْهَرْ يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ اِظْهَرْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِظْهَرْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِظْهَرْ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ اِظْهَرْ يَا نُوْرُ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ اِظْهَرْ يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَظَهَرَ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

باطن و مخفی حالت کا راز دار ہے مناجات کے لیے پھیلائے اور کہنے لگیں میرے پاس عبد مناف میں سے کوئی اس وقت نہ عورت نہیں ہے پھر وہ فرماتی ہیں کہ ابھی میری دعا ختم نہ ہوئی تھی کہ میرا گھر حسین و جمیل، طویل القامت، سیاہ بالوں اور سرخ گالوں والی عورتوں سے بھر گیا اور وہ میری بلائیں لینے لگیں اور کہنے لگیں اے آمنہ تم کوئی فکر و غم نہ کرو ہم جنتی حوریں ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس مولود مبارک سے برکت لینے کے لیے جسے تم اس رات تولد کرو گی، تمہاری طرف بھیجا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ پھر میرے سامنے ایک عظیم پرندہ نمودار ہوا ایک نرم و نازک جوان کی صورت اختیار کر لی اور اس کے ہاتھ میں دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار شربت سے

کَالْبَدْرِ الْمُشِیْرِ، اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَا ـــــ سے بھرا ہوا پیالا تھا۔ اس نے مجھے
عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ثُمَّ ـــــ وہ پیالہ دے کر کہا اسے پی لو، میں
یُقْرَءُ ھٰذِہِ الْاَبْیَاتُ ـــــ نے اسے پی لیا۔

پھر اس نے مجھے کہا سیر ہو کر پیو تو میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر اس نے کہا اور پیو، میں نے اور پیا۔ پھر اس نے اپنا ہاتھ نکال کر میرے شکم پر پھیر کے کہا! اے سید المرسلین ظہور فرمائیے، اے خاتم النبیین جلوہ افروز ہو جیئے، اے رحمۃ للعلمین قدم رنجہ فرمائیے، اے نبی اللہ رونق افروز ہو جیئے، اے رسول اللہ تشریف لائیے، اے خیر الخلق جہان کو منور فرمائیے اے نورٌ من نور اللہ جلوہ افروز ہو جیئے، بسم اللہ اے محمد بن عبد اللہ تشریف لائیے، پھر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم چودھویں رات کی مانند چمکتے جہاں میں رونق افروز ہوئے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

پھر اس کے بعد یہ اشعار پڑھے ؎

وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَ مِثْلُہٗ لَا یُوْلَدُ ـــــ وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَ خَدُّہٗ یَتَوَرَّدُ

حبیب خدا پیدا ہوئے اور ان کی مثل کبھی پیدا نہ ہو گا گلگوں رخسار والے حبیب خدا پیدا ہو

وُلِدَ الْحَبِیْبُ مُکَحَّلًا وَّ مُطَیَّبًا ـــــ وَ النُّوْرُ مِنْ وَّجَنَاتِہٖ یَتَوَقَّدُ

سرمہ لگائے خوشبوؤں میں معطر حبیب خدا پیدا ہوئے آپ کے رخساروں سے نور کی شعاعیں پھوٹ رہی تھیں۔

وُلِدَ الَّذِیْ لَوْ لَاہُ مَا ذُکِرَ التُّقٰی ـــــ کَلَّا وَ لَا ذُکِرَ الْحِمٰی وَ الْمَعْھَدُ

اگر آپ پیدا نہ ہوتے تو کبھی بھی تقیٰ، حمیٰ اور معہد (جو کہ مجازاً محبوب کو کہا جاتا ہے) کے تذکرے نہ ہوتے۔

اَنْتَ الَّذِیْ لَوْ لَاہُ مَا ظَھَرَ الْقُبَا ـــــ کَلَّا وَ لَا کَانَ الْمُحَصَّبُ اَقْصَدُ

آپ ہی کی وہ ذات ہے اگر آپ نہ ہوتے تو مقامِ قبا کا ظہور نہ ہوتا اور

نہ "وادیٔ محصب" کی طرف کوئی قصد کرتا۔

هٰذَا الَّذِیْ جَاءَتْ اِلَیْہِ غَزَالَۃٌ وَالْجِذْعُ حَقًّا قَالَ اَنْتَ مُحَمَّدٌ

آپ کی وہ ذات ہے کہ ہرن اور کھجور کے درخت نے آپ کے پاس آکر کہا آپ سچے محمد ہیں۔

هٰذَا اِمَامُ الْمُرْسَلِیْنَ حَقِیْقَۃً هٰذَا خِتَامُ الْاَنْبِیَاءِ وَ سَیِّدٌ

آپ تمام رسولوں کے حقیقۃً امام ہیں آپ ہی سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے اور سردار ہیں۔

اِنْ کَانَ یُوْسُفُ فَاکَ فَاقَ جَمَالُہٗ وَ اللہِ ذَا الْمَحْبُوْبُ مِنْہُ اَزْیَدُ

اگر حضرت یوسف سامنے ہوں تو آپ کا جمال ان پر فائق رہے خدا کی قسم اس محبوب کا جمال ان سے بہت زیادہ ہے۔

لَوْ کَانَ اِبْرَاهِیْمُ اُعْطِیَ رُشْدَہٗ بِاللہِ ذَا الْمَوْلُوْدُ مِنْہُ اَرْشَدُ

اگر حضرت ابراہیم کو رشد و ہدایت دی گئی تھی تو خدا کی قسم یہ مولود اثر میں ان سے زیادہ ہے۔

اَوْ کَانَ قَدْ اُعْطِیَ الْمَسِیْحُ عِبَادَۃً فَمُحَمَّدٌ مِنْہُ اَجَلُّ وَ اَعْبَدُ

اگر حضرت عیسیٰ کو صفت عبادت سے نوازا گیا تو یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ان سے بڑھ کر جلیل القدر اور عبادت گزار ہیں۔

هٰذَا الَّذِیْ خُلِعَتْ عَلَیْہِ مَلَابِسٌ وَ نَفَائِسٌ فَنَظِیْرُہٗ لَا یُوْجَدُ

آپ کی وہ ذات ہے جسے پوشاک اور جنتی نفیس لباس خلعت میں دیگئی تو آپ کی نظیر محال ہے۔

جِبْرِیْلُ نَادٰی فِیْ مِنَصَّۃِ حُسْنِہٖ هٰذَا مَدِیْحُ الْکَوْنِ هٰذَا اَحْمَدُ

جبریل نے اپنے حسن گاہ ندا کی یہ کائنات کے ممدوح اور ان کا نام احمد ہے۔

یَا عَاشِقِیْنَ تَوَلَّهُوْا فِیْ حُبِّہٖ هٰذَا هُوَ الْحَسَنُ الْجَمِیْلُ الْمُفْرَدُ

اے عاشقو! انکی محبت میں وارفتہ و بیخود ہو جاؤ۔ کیونکہ یہی تو حسن و جمال میں یکتا اور بے مثل ہیں۔

سِيْرُوْا بِنَجْدٍ وَّاسْمَعُوا الْحَادِيْ بِهِمْ ۔۔۔ يَحْدُوْ وَيَعْلُنْ بِاللُّحُوْنِ وَيُنْشِدُ

نجد میں جاکر دیکھو اور اپنے حدی خوان کو سنو مختلف لحنوں میں حدی پڑھتے اور بآواز بلند گاتے ہیں۔

وَيَقُوْلُ يَا عُشَّاقَ هٰذَا الْمُصْطَفٰى ۔۔۔ وَيَقُوْلُ يَا مُشْتَاقَ هٰذَا الْاَمْجَدُ

اور کہتے ہیں کہ اے برگزیدہ نبی کے عاشقو! اور کہتے ہیں کہ اے بلند رتبہ نبی کے مشتاقو۔

يَا نَازِلِيْنَ الْمُنْحَنٰى فِيْ شَرْعِكُمْ ۔۔۔ اِنَّ الْمُتَيَّمَ بِالْفِرَاقِ يُهَدَّدُ

اے منحنی کے اترنے والو! تمہارے راستہ میں بندہ عشق کو بلاشبہ ڈرایا جاتا ہے

يَا مَوْلِدَ الْمُخْتَارِ كَمْ لَكَ مِنْ ثَنَا ۔۔۔ وَمَدَائِحٍ تَعْلُوْ وَذِكْرٍ يُوْجَدُ

اے مولود مختار! آپ کی کتنی ہی توصیف، برتر تعریفیں اور ذکر جمیل موجود ہیں۔

لَمْ يَاْتِنِيْ فِيْ اٰلِ اٰدَمَ مِثْلُكُمْ ۔۔۔ فِيْمَا مَضٰى هٰذَا حَدِيْثٌ مُسْنَدُ

زمانہ سابقہ میں اولاد آدم میں آپ کا مثل نہیں پیدا ہوا یہ معتمد حدیث ہے۔

قَالَتْ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ بِاَسْرِهِمْ ۔۔۔ وُلِدَ الْحَبِيْبُ وَمِثْلُهُ لَا يُوْلَدُ

آسمان کے تمام فرشتوں نے ملکر کہا حبیب خدا پیدا ہوئے (جنکا مثل نہ پیدا ہوگا)

صَلُّوْا عَلَيْهِ بُكُوْرَةً وَّعَشِيَّةً ۔۔۔ اَلْفَ الصَّلٰوةِ مَعَ السَّلَامِ وَزِيْدُوْا

صبح و شام (ہمہ وقت) آپ پر درود پڑھو ہزار بار صلوٰۃ و سلام کیساتھ بلکہ اس سے زیادہ پڑھو

(اللھم صل وسلم وبارک علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وُلِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا عَلٰى يَدَيْهِ شَاخِصًا اِلَى السَّمَاءِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں پیدا ہوئے کہ آپ

بعينيه وقيل لما ولد خرّ على سجادة
القرب و نوره قد وصل الى
الحجب و خرقها ولم تجد آمنة
امنة الم الطلق ولا ما ارهقها
وان روساء الملئكة لما وضعته
امه رفعته الى السبع الطباق ونوره
قد ملأ الآفاق وقد توجها خالقها
بتاج الكرامة و منطقها جاءت
به مختونا مكحلا و شمس سعده
قد ابدات تالقها ثم نظرت
اليه امنة وقد دهشت فى جماله و
ابتهجت فى رونق كماله وهو فى
حلل البهاء و انوار ملفوف
والملائكة من حوله صفوف
صفوف و سمعت قائلا يقول طوفوا
به مشارق الارض و مغاربها و
على البحار كلها و على الوحوش فى
فلواتها و على الجن فى خلواتها
و اعرضوه على كل روحانى ليعرفوه
باسمه و خلقته و طوفوا به على
مواليد الانبياء ليعمهم آثار
بركته،

اپنے دونوں ہاتھوں پر سجدہ کرتے، اپنی چشم
مبارک سے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہے
تھے ۔ مروی ہے کہ آپ نے پیدا ہوتے ہی
قرب الٰہی کے مصلّے پر سجدہ کیا اور آپ کا
نور حجاب عظمت تک پہنچکر اسے پھاڑ دیا
اور سیدہ آمنہ نے دردزہ کی شدت اصلا
محسوس نہ کی اور نہ ایسی بات معلوم ہوئی جو
خطرناک ہو، جب سیدہ آمنہ نے آپ کو تولد
کیا تو ملائکہ کے سرداروں نے آپ کو اٹھالیا اور ساتوں
آسمانوں پر لے گئے اور آپ کے نور سے
جہاں کا ہر گوشہ بھر گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ
کو تاج کرامت عطا فرما کر کربستہ سعادت
فرمایا ۔ آپ ختنہ شدہ اور سرمہ لگائے ہوئے
دنیا میں تشریف لائے اور آپ کے آفتاب سعادت
نے اپنی تابانیاں ظاہر فرمائیں ۔ پھر جب
سیدہ آمنہ نے آپ پر نظر ڈالی تو وہ آپ کے
حسن وجمال پر متحیر ہو کر رہ گئیں اور راز حد مسرور
ہوئیں ۔ بلاشبہ آپ شوکت وقار کی خلعتوں
میں لپٹے ہوئے تھے اور فرشتے آپ کے
گرداگرد صف بستہ کھڑے تھے ۔ سیدہ آمنہ
نے کسی کہنے والے کو کہتے سنا کہ آپ کو روئے زمین
کے مشارق ومغارب، ہر بر و بحر، چرند پرند
اور جنات کی خلوتوں کا طواف کراؤ اور تمام روحانیات پر آپ کو پیش کرو تاکہ وہ آپ کی

پیدائش اور اسمِ گرامی کو پہچان سکیں اور تمام نبیوں کی ولادت گاہوں کا طواف کراؤ تاکہ وہ بھی آپ کی برکت سے فیضیاب ہوں۔

قَالَتْ اٰمِنَۃُ وَ سَمِعْتُ قَائِلًا یَقُوْلُ خُذُوْہُ عَنْ اَعْیُنِ النَّاسِ وَ اَعْطُوْہُ صَفْوَۃَ اٰدَمَ وَ مَعْرِفَۃَ شِیْثٍ وَّ رِقَّۃَ نُوْحٍ وَ خُلَّۃَ اِبْرَاھِیْمَ وَ اسْتِسْلَامَ اِسْمٰعِیْلَ وَ صَبْرَ اَیُّوْبَ وَ شُکْرَ یَعْقُوْبَ وَ جَمَالَ یُوْسُفَ وَ صَوْتَ دَاؤدَ وَ اَمْرَ سُلَیْمٰنَ وَ حِکْمَۃَ لُقْمَانَ وَ قُوَّۃَ مُوْسٰی وَ زُھْدَ یَحْیٰی وَ بِشَارَۃَ عِیْسٰی وَ اغْمِسُوْہُ فِیْ اَخْلَاقِ النَّبِیِّیْنَ وَ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ ثُمَّ اَرْسَلَتْ اِلٰی جَدِّہٖ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَجَآءَ اِلَیْھَا وَ سَاَلَھَا عَنْ حَالِھَا وَ مَا لَدَیْھَا فَاَخْبَرَتْہُ بِاَسْرَارِ الْاَخْبَارِ وَ مَا شَاھَدَتْہُ مِنْ مُعْجِزَاتِ صَاحِبِ الْاَنْوَارِ فَاَخَذَہٗ جَدُّہٗ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَ دَخَلَ مَعَہٗ بِالْکَعْبَۃِ وَ قَامَ عِنْدَھَا یَدْعُو اللّٰہَ وَ یَشْکُرُہٗ عَلٰی مَا اَعْطَاہُ وَ یُرْوٰی اَنَّہٗ قَالَ یَوْمَئِذٍ شِعْرًا اِلَی النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ)۔

سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ میں نے کسی کہنے والے کو کہتے سُنا کہ آپ کو لوگوں کی نظروں سے چھپاؤ اور آپ کو سیدنا آدم کی صفوت، سیدنا شیث کی رفعت، سیدنا نوح کی رقت، سیدنا ابراہیم کی خلت، سیدنا اسمٰعیل کی انقیاد واطاعت، سیدنا ایوب کا صبر واستقامت سیدنا یعقوب کا شکر، سیدنا یوسف کا حسن وجمال، سیدنا داؤد کی آواز، سیدنا سلیمان کی حکومت، سیدنا لقمان کی حکمت، سیدنا موسیٰ کی قوت، سیدنا یحییٰ کا زہد، سیدنا عیسیٰ (صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین) کی بشارت عطا کرو اور انبیاء ومرسلین کے اخلاق میں آپ کو ڈھانپ دو۔ پھر آپ کے دادا سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی جب وہ آئے تو حال دریافت کیا تو سیدہ آمنہ نے تمام احوال اور فرزند کے جو معجزات مشاہدے کیے تھے سب بیان کیے۔ پھر سیدنا عبد المطلب آپ کو گود میں لے کر خانہ کعبہ لائے اور وہاں دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ کے اس عطیہ پر شکر کا اظہار کیا۔ مروی ہے کہ سیدنا

عبد المطلب نے اسی وقت فی البدیہہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یہ اشعار پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَعْطَانِیْ ہٰذَا الْغُلَامَ الطَّیِّبَ الْاَرْدَانِ

ہر قسم کی حمد اللہ ہی کو سزاوار ہے جس نے مجھے یہ فرزند طیب وطاہر عطا فرمایا

قَدْ سَادَ فِی الْمَھْدِ عَلَی الْغِلْمَانِ اُعِیْذُہٗ بِالْبَیْتِ ذِی الْاَرْکَانِ

بلاشبہ گہوارہ ہی میں یہ تمام فرزندوں کا سردار ہے میں ارکان والے گھر خانہ کعبہ کی پناہ میں دیتا ہوں

حَتّٰی اَرَاہُ نَاطِقَ اللِّسَانِ اُعِیْذُہٗ مِنْ شَرِّ ذِیْ شَنَانٍ

یہاں تک کہ میں اسے زبان سے بولنے والا دیکھوں میں دشمن کے شر سے اسے پناہ میں دیتا ہوں

مِنْ حَاسِدٍ مُضْطَرِبِ الْعَیْنَانِ اَنْتَ الَّذِیْ سُمِّیْتَ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر حاسد اور بے چین آنکھوں والے سے تو ہی وہ ہے جس کا نام قرآن میں رکھا گیا

اَحْمَدُ مَکْتُوْبًا عَلَی الْجِنَانِ جنت کے ہر در و دیوار پر ان کا نام احمد لکھا ہوا ہے

نا اَیْضًا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ وَمَا ذَرَأَ وَمَا بَرَأَ نَفْسًا اَکْرَمَ مِنْ مُّحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) وَمَا اَقْسَمَ سُبْحَانَہٗ بِحَیَاۃِ اَحَدٍ غَیْرِہٖ فَقَالَ لَعَمْرُكَ وَحَیَاتِكَ یَا مُحَمَّدُ وَلَا خِلَافَ بَیْنَ الْعُلَمَاءِ الْعَالِمِیْنَ اَنَّہٗ وُلِدَ بِمَكَّۃَ فِیْ اَیَّامِ كِسْرٰی نُوْشِیْرَوَانَ الْعَادِلِ الْمَعْرُوْفِ وَاِنَّمَا اخْتَلَفُوْا فِیْ زَمَانِ وِلَادَتِہٖ عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَقْوَالٍ اَحَدُھَا اَنَّہٗ وُلِدَ لِاِثْنَیْ عَشَرَ لَیْلَۃً خَلَتْ مِنْ شَھْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ قَالَہُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالثَّانِیْ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مکرم نہ کوئی مخلوق پیدا کی اور نہ ان سے بڑھ کر کسی کو وجود ملا اور نہ ان سے بہتر کوئی جان پیدا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے کسی مخلوق کی بجز آپ کے قسم نہ کھائی چنانچہ فرمایا قسم ہے اے محمد آپ کی بقا اور آپ کی حیات کی۔ اور اسمیں کسی عالم کا اختلاف نہیں ہے کہ آپ مکہ مکرمہ میں، مشہور فارس کے بادشاہ "نوشیرواں عادل" کے زمانہ میں پیدا ہوئے البتہ آپ کے زمانہ ولادت کے بارے میں

لِثَمَانٍ خَلَوْنَ مِنْهُ قَالَهُ عِكْرَمَةُ وَالثَّالِثُ لِلَيْلَتَيْنِ خَلَتَا مِنْهُ قَالَهُ عَطَاءٌ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ وَأَيْضاً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ وُلِدَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَعُرِجَ بِالْمِعْرَاجِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَهَاجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَتُوُفِّيَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ طَابَتِ الْقُلُوْبُ غُفِرَتِ الذُّنُوْبُ سُتِرَتِ الْعُيُوْبُ كُشِفَتِ الْكُرُوْبُ بِلِقَاءِ الْمَحْبُوْبِ، طَابَتِ الْأَرْوَاحُ عَاشَتِ الْأَشْبَاحُ زَالَتِ الْأَتْرَاحُ تَوَالَتِ الْأَفْرَاحُ أَشْرَقَتِ الْبِطَاحُ بِأَنْوَارِ سَيِّدِ الْمِلَاحِ،

تین مختلف قول ہیں۔ ایک یہ کہ آپ بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔ دوسرے یہ کہ آپ ۸ ربیع الاول کو پیدا ہوئے یہ عکرمہ کا قول ہے اور تیسرے یہ کہ آپ ربیع الاول کی تیسری رات میں تولد ہوئے یہ عطا کا قول ہے۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ نیز سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بھی دوشنبہ کو ہے اور معراج بھی دوشنبہ کو اور ہجرت بھی دوشنبہ کو اور دنیا سے رحلت بھی دوشنبہ کو ہے دل مسرور ہوئے گناہ بخشے گئے، عیوب چھپائے گئے، سختیاں اٹھائی گئیں یہ سب صدقہ ہے دیدار حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کا اور سید الملاح صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار سے روحیں خوش ہوئیں، قلوب نے زندگی پائی غم و فکر جاتے رہے، فرحت و سرور اور سنگلاخ زمینیں نور سے جگمگا اٹھیں صلوات اللہ علیہ

ایام رضاعت کا بیان

رضاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قیل ولما عرض المراضع علی النبی السامی والشریف التہامی اعرضت عنہ النساء الا من اختارہا اللہ لرضاعہ ووفقہا فنشر لواء السعادۃ لحلیمۃ السعدیۃ ففازت بالقصد والامنیۃ لانہا حازت قصبات الرہان واخذت سبقہا جعل الحلم فی حلیمۃ واللہ رزقہا قیل ولما حملتہ علی اتانہا و تعمدت الرحیل الی اوطانہا و الجمال قد طوتہا کانت اذا مرت بہ علی واد یابس اخضرت ببرکتہ وتسمع الاحجار تنطق بکلامہا علیہ والاشجار تقرّب اغصانہا الیہ والحسدۃ قد ابدت غیظہا وحسدہا ولما وصلت بہ المنازل وقد حصل الشرف للنازل رأت الارض قد لبست جدیدہا وخلعت خلقہا

مروی ہے جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانے والی عورتوں کے سامنے لایا گیا تو ان عورتوں نے (یتیم جان کر) اعراض کیا مگر اس عورت نے دودھ پلانے کے لیے قبول کر لیا جسے اللہ تعالٰے نے اس کی توفیق بخشی چنانچہ یہ نیکبختی کا جھنڈا، حضرت سعدیہ حلیمہ کے نصیب میں آیا اور وہ اپنے مقاصد و تمنا کی تکمیل میں کامیاب ہو گئیں۔ اس لیے کہ انہوں نے اس سعادت کے حصول میں سبقت کی اور اسی بنا پر حلم سے حلیمہ ان کا نام ہوا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اتنا حلم دیا کہ مروی ہے جب انہوں نے حضور کو گود میں لے کر اپنی سواری (گوش دراز) پر سوار ہو کر وطن کیطرف کوچ کرنے کا قصد کیا اور قافلہ چلنے لگا تو جب بھی جس خشک وادی پر یہ قافلہ پہنچتا تو حضور کی برکت سے وہ سرسبز و شاداب ہو جاتا اور وہ حضور کو سلام کرنے کی آواز پتھروں سے سنتیں اور

وَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُوْلُ بُشْرَاكِ يَا حَلِيْمَةُ بِمَوْلُوْدٍ سَادَ جَمِيْعَ قَبَائِلِ الْعَرَبِ دَوْرَقَهَا
وَلَمْ تَزَلْ فِيْ بَرَكَاتِهٖ، قَالَتْ حَلِيْمَةُ وَلَقَدْ أَخَذْتُهُ وَمَا فِيْ ثَدْيَيَّ دَرٌّ يَبِيْسٌ وَ
لَقَدْ كُنَّ النِّسَآءُ يَسِرْنَ إِلَيَّ وَأَوْلَادُهُنَّ حَتّٰى أَرْضَعْتُهُنَّ لِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ وَلَقَدْ
كُنَّ عِنْدِيْ شِيَاهٌ لَا نَجِدُ فِيْهِنَّ مَا نَشْرَبُهُ وَلَا مَا نَعْمَلُهُ أَوْ مَا فَوَاللّٰهِ لَقَدْ
وَضَعْتُ يَدَهُ الْمُبَارَكَةَ عَلَى الْأَغْنَامِ فَحَلَبْتُ مَا كَفَانَا لِأَرْبَعِيْنَ بَيْتًا فِيْ تِلْكَ
اللَّيْلَةِ وَكُنْتُ إِذَا أَرْضَعْتُهُ فِي الْمَنْزِلِ أَسْتَغْنِيْ بِهٖ عَنِ الْمِصْبَاحِ وَلَقَدْ قَالَتْ
لِيْ أُمُّ خَوْلَةَ السَّعْدِيَّةُ أَتُوْقِدِيْنَ النَّارَ فِيْ مَنْزِلِكِ طُوْلَ اللَّيْلِ فَقُلْتُ لَا
وَاللّٰهِ لَا أُوْقِدُ نَارًا وَلٰكِنَّهُ نُوْرُ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ
وَكَانَ لِيْ مِنَ الْأَغْنَامِ سَبْعَةٌ فَبَقِيَتْ بِبَرَكَتِهٖ مِائَةٌ وَلَقَدْ حَصَلَ لِيْ مِنَ الْخَيْرِ
حَتّٰى كَانَ الصَّعَالِيْكُ يَعِيْشُوْنَ فِيْ كَنَفِيْ وَحَمَلَتْ أَغْنَامِيَ الْجَمِيْعُ فَقَالَتْ نِسَاءُ بَنِيْ
سَعْدٍ مَا شَانُ حَلِيْمَةَ فَقَدْ كَثُرَ خَيْرُهَا وَكَثُرَتْ أَغْنَامُهَا وَنَحْنُ لَمْ تَحْمِلْ لَنَا
شَاةٌ وَاحِدَةٌ قَالَتْ حَلِيْمَةُ فَسَاقَ الْقَوْمُ أَغْنَامَهُمْ عِنْدِيْ وَقَالُوْا عُوْدِيْ
عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ فَغَسَلْتُ رِجْلَيْهِ
فِي الْحَوْضِ وَسَقَيْتُ فَحَمَلَتِ الْغَنَمُ جَمِيْعًا وَكَثُرَ الْخَيْرُ عَلَى الْجِيْرَانِ بِبَرَكَةِ مُحَمَّدٍ
(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَكَانَ إِذَا انْتَبَهَ فِي اللَّيْلِ بِطَلَبِ الرَّضَاعِ يَنْزِلُ الْقَمَرُ
وَشَاغَلَهُ وَيَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَيَقُوْلُ النَّبِيُّ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ قَالَتْ وَكُنْتُ مَعَهُ فِيْ
سُرُوْرٍ عَظِيْمٍ مَا غَسَلْتُ لَهُ بَوْلًا قَطُّ إِلَّا طَهَارَةً وَنَظَافَةً وَلَقَدْ كُنْتُ أَسْأَلُ
اللّٰهَ تَعَالٰى بِهِ الْحَوَائِجَ فَتُقْضٰى قَالَتْ حَلِيْمَةُ ثُمَّ إِنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا مِنَ الْأَيَّامِ
مَعَ وَلَدِيْ ضَمْرَةَ لِرَعْيِ الْأَغْنَامِ قَالَتْ فَبَيْنَمَا أَنَا كَذٰلِكَ وَإِذَا بِوَلَدِيْ ضَمْرَةَ
يَقُوْلُ يَا آمَاهُ رَاتِّ أَخِيْ مُحَمَّدَ أَنِ الْحِجَازِيَّ إِذَا وَقَعَ بِقَدَمَيْهِ فِي الْوَادِي
الْيَابِسِ اخْضَرَّ لِوَقْتِهٖ وَسَاعَتِهٖ وَإِذَا أَنَا مَرَّ فِي الشَّمْسِ يَأْتِيْهِ غَمَامَةٌ
فَتُظِلُّهُ وَيَأْتِيْهِ الْوَحْشُ فَيُقَبِّلُ أَقْدَامَهُ وَإِذَا مَشٰى عَلَى الرَّمْلِ لَا

درختوں کی ٹہنیاں آپ کی طرف جھک کر سلام کرتیں اور حاسدین نے اس پر اپنے بغض وحسد کا اظہار کیا۔ پھر جب وہ اپنی آبادی میں پہنچیں اور اپنے گھر داخل ہوئیں تو زمین کو دیکھا کہ اس نے اپنا نیا لباس پہن لیا ہے اور پرانا لباس اتار دیا ہے یعنی زمین سرسبز وشاداب ہوگئی ہے حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے حضور کو لیا تھا اسوقت میری چھاتیوں میں بہت کم مقدار میں دودھ تھا لیکن اسکے بعد دودھ کی اتنی فراوانی ہوگئی کہ دوسری عورتیں اپنے بچوں کو لیکر میرے پاس آتیں میں انکو بھی دودھ پلا دیتی تھی۔ ہمارے پاس کچھ بکریاں تھیں مگران میں اتنا دودھ نہ تھا جسے ہم پی سکیں یا مکھن اور پنیر وغیرہ بنا سکیں، لیکن خدا کی قسم میں نے جس دن سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دستِ مبارک ان کے تھنوں کو چھوا اُس رات سے ان میں اتنا دودھ میں دو ہنے لگی کہ چالیس گھروں کے لیے کفایت کرتا تھا اور جب میں حضور کو دودھ پلاتی تھی تو گھر میں چراغ کی ضرورت نہ ہوتی تھی، چنانچہ ایک دن مجھے اُم خولہ سعدیہ نے کہا بھی کیا تم اپنے گھر میں رات بھر آگ روشن رکھتی ہو؟ میں نے کہا بخدا میں آگ تو روشن نہیں رکھتی لیکن یہ نور سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ حضرت حلیمہ بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس صرف سات بکریاں تھیں۔ جو آپ کی برکت سے بڑھ کر ستر ہوگئیں، اور مجھے اتنی خیر وبرکت حاصل ہوئی کہ غریب لوگ میرے یہاں زندگی گزارنے لگے جب میری تمام بکریاں گابھن ہوئیں تو میرے قبیلے کی عورتیں تعجب سے کہنے لگیں کہ حلیمہ کی عجیب شان ہے کہ انکے یہاں خیر وبرکت کی اتنی فراوانی ہے کہ ان کی تمام بکریاں گابھن ہوگئیں اور ہماری ایک بکری بھی گابھن نہ ہوئی، حضرت حلیمہ فرماتی ہیں قبیلہ کے لوگ اپنی بکریوں کو میرے پاس لائے اور کہنے لگے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت کا کچھ حصہ ہمیں بھی عنایت فرمائیے۔ وہ فرماتی ہیں میں نے حضور کے قدمہائے مبارک کو پانی کے ایک حوض میں رکھا اور وہ پانی اُن کی بکریوں کو پلا دیا۔ چنانچہ سب کی سب وہ بکریاں گابھن ہوگئیں اور ہمسایوں میں بھی خیر وبرکت حضور کے طفیل بڑھ گئی۔

أَثَرٌ لَهُ بَيِّنٌ وَإِذَا مَشَى عَلَى الصَّخْرِ يَغُوصُ مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ كَالْعَجِيْنِ قَالَتْ حَلِيْمَةُ
يَا وَلَدِيْ تَوَهَّمْ بِأَخِيْكَ خَيْرًا وَلَا تُعْلِمْ أَحَدًا أَبَدًا ذَكَرْتُهُ قَالَتْ حَلِيْمَةُ
ثُمَّ إِنَّهُمَا خَرَجَا عَلَى عَادَتِهِمَا فَبَيْنَمَا أَنَا كَذٰلِكَ وَإِذَا ابْنُ وَلَدِيْ ضَمْرَةُ يَشْتَدُّ
صَارِخًا وَيَقُوْلُ يَا أُمَّاهُ يَا أَبَاهُ أَدْرِكِيْ أَخِيْ مُحَمَّدًا الْحِجَازِيَّ فَقَدْ أَنْ
فَمَا أَظُنُّكُمَا تَلْحَقَاهُ إِلَّا مَقْتُوْلًا قَالَتْ حَلِيْمَةُ فَانْتَهَيْنَا فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ مُنْتَقِعُ
اللَّوْنِ عَلَى ذُرْوَةِ جَبَلٍ سَالِمًا مِنَ الْأَهْوَالِ فَضَمَمْتُهُ إِلَى صَدْرِيْ وَ
قَبَّلْتُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ يَا حَبِيْبِيْ مَا الَّذِيْ أَصَابَكَ قَالَ خَيْرٌ بَيْنَا
أَنَا بَيْنَمَا نَحْنُ وُقُوْفٌ إِذْ أَقْبَلَ عَلَيْنَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ
الْقَمَرُ وَفِيْ يَدِ أَحَدِهِمْ إِبْرِيْقٌ مِنَ الْجَوْهَرِ مَلْآنٌ مِنَ الثَّلْجِ
الْمُذَابِ بِمَاءِ الْكَوْثَرِ وَفِيْ يَدِ الْآخَرِ مِنْدِيْلٌ مِنَ السُّنْدُسِ الْأَخْضَرِ
فَاحْتَمَلُوْنِيْ وَصَعِدُوْا بِيْ هٰذَا الْجَبَلَ فَأَضْجَعُوْنِيْ عَلَى الْأَرْضِ لَطِيْفًا
وَشَقُّوْا بَطْنِيْ شَقًّا خَفِيْفًا ثُمَّ أَخْرَجُوْا قَلْبِيْ وَشَقُّوْهُ فَلَمْ أَجِدْ
لِذٰلِكَ أَلَمًا ثُمَّ أَخْرَجُوْا مِنْهُ عَلَقَةً سَوْدَاءَ فَرَمَوْا بِهَا وَقَالُوْا
هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ فَمَا بَقِيَ لِلشَّيْطَانِ عَلَيْكَ سَبِيْلٌ ثُمَّ غَسَلُوْا
قَلْبِيْ وَحَشَاهُ طِيْبًا وَقَالَ لَهُ رَفِيْقُهُ امْلَأْهُ كَمَا أُمِرْتَ بِالْحِلْمِ وَالْعِلْمِ
وَالرِّضْوَانِ ثُمَّ رَدَّهُ إِلَى مَكَانِهِ فَالْتَأَمَ شَقِّيْ وَصَدْرِيْ كَمَا كَانَ
فَقُمْتُ صَحِيْحًا سَالِمًا بِقُدْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَتْ حَلِيْمَةُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
حَبَاكَ وَعَافَاكَ ثُمَّ أَخَذْتُ مُحَمَّدًا وَقَبَّلْتُهُ وَضَمَمْتُهُ إِلَى صَدْرِيْ
وَجِئْتُ بِهِ إِلَى جَدِّهِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَسَلَّمْتُهُ إِلَيْهِ وَخَرَجْتُ مِنْ
ضَمَانِ كَفَالَتِهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

وہ بیان کرتی ہیں کہ حضور جیب دو وہ کو ہوش ہیں رات میں بیدار ہوتے
توچاند اتر کر آپ کو بہلاتا اور عرض کرتا "سبحان اللہ والحمد للہ" اور نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم اس پر اتنا اور اضافہ میں کہتے "ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر

ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم" وہ فرماتی ہیں میں حضورِ اکرم کی معیت میں بڑی خوش و خرم رہتی تھی۔ فرماتی ہیں میں نے کبھی آپ کے پیشاب کو دھویا مگر صرف نظافت و پاکیزگی کے خیال سے اور آپ کے توسل سے میں جو حاجت خدا سے مانگتی وہ ضرور پوری ہو جاتی تھی۔ بیان کرتی ہیں کہ جب بھی آپ میرے لڑکے ضمرہ کیساتھ بکریاں چرانے کے لیے تشریف لیجاتے تو واپسی پر میرے لڑکے مجھے کہتے اے ماں! میرے بھائی محمد حجازی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب کسی خشک وادی میں قدم رکھتے تو وہ وادی اسی وقت سرسبز ہو جاتی اور جب آپ دھوپ میں آرام فرماتے تو ایک بادل کا ٹکڑا آکر سایہ کر دیتا اور جنگلی جانور آکر آپ کے قدموں کو بوسہ دیتے اور جب آپ ریت پر چلتے۔ تو آپ کا نشانِ قدم ظاہر نہ ہوتا اور جب آپ پتھر پر چلتے تو پتھر (موم کی مانند بنکر) آپ کے نشانِ قدم کو لے لیتا۔ جسطرح خمیری آٹے میں نشان پڑتا ہے حلیمہ نے جواب دیا کہ اے بیٹے! یہ تیرے بھائی صاحب خیر و برکت ہیں۔ جو کچھ تو نے دیکھا اور بیان کیا ہے اس کی کسی کو خبر نہ کرنا پھر آپ روزانہ اسیطرح میرے لڑکے ضمرہ کے ساتھ جانے لگے۔ حلیمہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن عادت کے مطابق دونوں گئے اور میں گھر میں ہی رہی تو اچانک میرا لڑکا چیختا چلاتا آیا اور کہنے لگا اے اماں اور اے ابا میرے حجازی بھائی کی مدد کو پہنچیے وہ مبتلائے مصیبت ہو گئے ہیں اور میں خیال نہیں کرتا کہ تم لوگ ان سے زندہ ملو بھی یا نہیں کیونکہ غالباً وہ قتل کر دیئے گئے ہیں۔ حلیمہ بیان کرتی ہیں کہ ہم فوراً دوڑتے بھاگتے پہنچے دیکھا کہ آپ بے فکر ہر طرح محفوظ پہاڑ کے ایک ٹیلہ پر کھڑے ہیں اور آپ کا رنگ متغیر ہے۔ میں نے آپ کو اپنے سینہ سے چمٹا لیا اور آپ کی آنکھوں کا بوسہ لیا پھر میں نے پوچھا اے میرے حبیب آپ کو کیا مصیبت پہنچی تھی فرمایا اے ماں! خیر ہے۔ ہم کھڑے تھے کہ اچانک تین شخص نمودار ہوئے جن

کے چہرے چاند کی مانند منور تھے ان میں ایک شخص کے ہاتھ میں جواہرات کا آفتابہ جو آبِ کوثر سے پگھلائے ہوئے برف کے پانی سے بھرا ہوا تھا اور دوسرے کے ہاتھ میں سبز حریر کا رومال تھا وہ مجھے اٹھا کر اس پہاڑ پر لائے اور باہستگی زمین پر لٹا کر میرے سینہ کو خفیف چاک کیا جسکی مجھے ذرہ بھر درد تکلیف محسوس نہ ہوئی۔ پھر سینہ سے سیاہ گوشت کا لوتھڑا نکال کر پھینک دیا اور کہنے لگے یہ شیطان کا اندرونی حصہ ہے اب تم پر شیطان کا کوئی تسلط باقی نہیں رہا۔ پھر میرے دل کو اسی پانی سے غسل دیا اور ایک نے رومال سے خشک کر کے اسے خوشبو سے معطر کیا اور اس کے ہمراہی نے کہا کہ حکم الٰہی کے مطابق اسمیں حلم، علم اور رضائے الٰہی سے بھر دو، پھر اسے اپنی جگہ رکھ دیا اور میرا سینہ برابر ہو گیا جیسا کہ پہلے تھا۔ اب میں قدرت الٰہی سے صحیح سالم کھڑا ہوں اس پر حلیمہ سعدیہ نے کہا اس اللہ کی حمد، جس نے آپ کو زندہ رکھا اور صحت عطا فرمائی۔ پھر میں نے ان کو پکڑا بوسہ دیا اور اپنے سینہ سے لگایا اور انہیں ان کے دادا سیدنا عبدالمطلب کے حضور لے کر آگئی اور ان کے سپرد کر دیا۔ اور میں اپنی ذمہ داری اور کفالت سے بری الذمہ ہو گئی والحمد للہ رب العلمین۔

وَقَدْ بُسِطَ الْكَلَامُ فِيْ تَرْغِيْبِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا زَالَ اَهْلُ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ وَالْمِصْرِ وَالْيَمَنِ وَالشَّامِ وَسَائِرِ بِلَادِ الْعَرَبِ مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ يَحْتَفِلُوْنَ بِمَجْلِسِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَفْرَحُوْنَ بِقُدُوْمِ هِلَالِ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ وَيَغْتَسِلُوْنَ وَيَلْبَسُوْنَ بِالثِّيَابِ الْفَاخِرَةِ وَيَتَزَيَّنُوْنَ

میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب میں کلام کو بہت کچھ طول دیا گیا ہے اور یہ عمل حسن ہمیشہ سے حرمین شریفین یعنی مکہ و مدینہ مصر و یمن و شام تمام بلاد عرب اور مشرق و مغرب ہر جگہ کے رہنے والے مسلمانوں میں جاری ہے اور میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلیں قائم کرتے اور لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اور ماہِ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی

بِأَنْوَاعِ الزِّينَةِ وَ يَتَطَيَّبُونَ وَ يَكْتَحِلُونَ وَ يَأْتُونَ بِالسُّرُورِ فِي هٰذِهِ الْأَيَّامِ وَ يَبْذُلُونَ عَلَى النَّاسِ بِمَا كَانَ عِنْدَهُمْ مِنَ الْمَضْرُوبِ وَ الْأَجْنَاسِ وَ يَهْتَمُّونَ اهْتِمَامًا بَلِيغًا عَلَى السَّمَاعِ وَ الْقِرَاءَةِ لِمَوْلِدِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ) وَ يَنَالُونَ بِذٰلِكَ أَجْرًا جَزِيلًا وَ فَوْزًا عَظِيمًا وَ مِمَّا جُرِّبَ عَنْ ذٰلِكَ أَنَّهُ وُجِدَ فِي ذٰلِكَ الْعَامِ كَثْرَةُ الْخَيْرِ وَ الْبَرَكَةِ مَعَ السَّلَامَةِ وَ الْعَافِيَةِ وَ سَعَةِ الرِّزْقِ وَ ازْدِيَادِ الْمَالِ وَ الْأَوْلَادِ وَ الْأَحْفَادِ وَ دَوَامِ الْأَمْنِ وَ الْأَمَانِ فِي الْبِلَادِ وَ الْأَمْصَارِ وَ السُّكُونِ وَ الْقَرَارِ فِي الْبُيُوتِ وَ الدَّارِ بِبَرَكَةِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

خوشیاں مناتے، غسل کرتے، عمدہ عمدہ لباس پہنتے، زیب و زینت اور آراستگی کرتے، عطر و گلاب چھڑکتے سرمہ لگاتے اور ان دنوں خوب خوشی مسرت کا اظہار کرتے ہیں اور جو کچھ میسر ہوتا ہے نقد و جنس وغیرہ میں سے خوب دل کھول کر لوگوں پر خرچ کرتے ہیں اور میلاد مبارک کے سننے اور پڑھنے پر بہت زیادہ تزک و اہتمام کرتے ہیں اور اس اظہار مسرت و خوشی کی بدولت خوب اجر و ثواب اور خیر و برکت حاصل کرتے ہیں۔ محفل میلاد مبارک کے تجربات میں سے تجربہ شدہ یہ بات ہے کہ جس سال یہ محفل پاک منعقد کی جاتی ہے اس سال میں خوب خیر و برکت سلامتی و عافیت، کشادگی رزق، مال و دولت، اولاد اور پوتوں نواسوں میں زیادتی ہوتی ہے اور آبادی و شہروں میں امن و امان اور سلامتی اور گھروں میں سکون و قرار، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد کی برکت سے رہتا ہے۔

وَ قَدْ حُكِيَ أَنَّهُ كَانَ رَجُلٌ بِبَغْدَادَ وَ كَانَ يَصْنَعُ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَوْلِدَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ) وَ فِي جِيرَانِهِ يَهُودِيَّةٌ مُنْكِرَةٌ مُتَعَصِّبَةٌ فَقَالَتْ مُتَعَجِّبَةً لِزَوْجِهَا مَا بَالُ جَارِنَا الْمُسْلِمِ

ایک روایت مشہور ہے کہ بغداد میں ایک شخص تھا جو ہر سال میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل کرتا تھا۔ اور اس کے پڑوس میں ایک یہودی عورت انتہائی بد اور متعصب بھی رہتی تھی اس

يبذل مالاً جزيلاً و ينفق اموالاً كثيرة و يتصدق على الفقراء و
المساكين و يطعم بانواع الطعام في مثل هذا الشهر فما حاله؟ فقال لها
زوجها الحلة يزعم ان له نبياً ولد في هذا الشهر فيصنع مولوده و
يكون بذلك عنده فرحة و سرور لنبيه صلى الله عليه و سلم فا
تكررت اليهودية في ذلك و اقبل عليها الليل فنامت اليهودية
فاذا برجل كثير الانوار و حوله جماعة من اصحابه فرأت و تعجبت
و سألت من اصحابه من هذا الذي أراه اعز و اكرم فيكم فقالوا
محمد رسول الله (صلى الله عليه و سلم) فقالت هل اذا كلمته
يكلمني هو قالوا نعم فقصدت اليه و تقدمت و سلمت عليه
وقالت يا رسول الله فقال لها لبيك يا امة الله فبكت اليهودية و قالت
كيف تجيبني و كيف تقول لي لبيك و انا على غير دينك فقال
لها ما اجبت الا علمت ان الله قد هداك ثم قالت مد يديك فاني
اشهد ان لا اله الا الله و انك محمد رسول الله فانتبهت من النوم
و استيقظت و هي فرحة مسرورة من هذا المنام التي حيث رأت
فيها سيد الانام فعاهدت الله في رؤياها ان اصبحت فاتصدق
لرسول الله صلى الله عليه و سلم بجميع ما املك من مالي و اصنع
مولده فلما اصبحت و ارادت ان تؤدي بما عاهدت فرأت ح
زوجها كان فرحاً مبشراً و عازماً على بذل ماله فقالت لزوجها مالي
اراك في همة صالحة الان هذا فقال لها زوجها هذا الاجل الذي
اسلمت على يديه البارحة فقالت رحمك الله من اطلعك على هذا
السر المكنون فقال هو الذي اسلمت بعدلك على يديه فقالت الحمد لله
الذي جمعني و اياك على دين الاسلام و انقذني و اياك من الشرك
الفا له جعلني و اياك من امة محمد صلى الله عليه وسلم و الحمد لله رب العالمين۔

نے تعجب سے اپنے شوہر سے کہا کہ ہمارے مسلمان پڑوسی کو کیا ہو گیا ہے جو وہ ہمیشہ اس مہینہ میں بہت بڑی دولت اور اپنا مال و زر فقیروں اور مسکینوں پر خرچ کیا کرتا ہے اور قسم قسم کے کھانے تیار کر کے کھلاتا ہے۔ تو اس عورت سے اس کے شوہر نے کہا غالباً یہ مسلمان یہ گمان رکھتا ہے کہ اس کے نبی اس مہینہ میں پیدا ہوئے ہیں تو یہ ان کی پیدائش کی خوشی میں یہ سب کچھ کرتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اس سے اس کے نبی اس کے نزدیک مسرور اور خوش ہوتے ہیں۔ لیکن یہودی عورت نے اس کا انکار کیا۔ جب یہودی عورت پر رات آئی اور وہ سو گئی تو اس نے خواب میں دیکھا کہ اچانک بہت ہی نورانی شخص تشریف لائے ہیں اور ان کے ساتھ ان کے صحابہ کی بہت بڑی جماعت ہے اس نے یہ دیکھ کر تعجب کیا اور ان کے کسی صحابی سے پوچھا یہ کون شخص ہیں۔ جنہیں میں تم لوگوں میں سب سے زیادہ باعزت و بزرگ دیکھ رہی ہوں انہوں نے فرمایا، یہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ تو اس نے کہا کیا مجھے یہ بات کہیں گے اگر میں ان سے کچھ کہوں تو؟ صحابہ نے فرمایا ہاں! تو اس نے حضور کی طرف بڑھنے کا قصد کیا اور سامنے آکر سلام عرض کر کے کہا یا رسول اللہ! حضور نے فرمایا اے اللہ کی بندی لبیک (میں موجود ہوں) اس پر یہودیہ عورت رونے لگی اور کہنے لگی آپ مجھے کیوں جواب دیتے ہیں اور کیوں لبیک فرماتے ہیں حالانکہ میں آپ کے دین پر نہیں ہوں اس پر حضور نے فرمایا میں نے تجھے جواب دیا ہے جبکہ میں نے جان لیا ہے کہ اللہ تجھے ہدایت فرمانے والا ہے پھر اس عورت نے عرض کیا کہ اپنا دستِ مبارک دراز فرمائیے اب میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ آپ محمد اللہ کے رسول ہیں پھر اس کی آنکھ کھل گئی اور وہ اپنے اس خواب سے از حد مسرور و خوش تھی کہ اس نے سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور آپ کے دستِ اقدس پر بیعت کی اور چونکہ اس نے خواب ہی میں عہد کر لیا تھا کہ اگر میں نے صبح کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پر اپنا تمام مال وزر صدقہ کردوں گی اور آپ کی محفل میلاد منعقد کرونگی۔ پھر جب اس نے صبح کی اور اپنے عہد کو پورا کرنے کا ارادہ کیا تو اسوقت اس نے دیکھا کہ اس کا شوہر بھی نہایت ہشاش بشاش ہے اور اپنا تمام مال وزر قربان کرنے پر آمادہ ہے اسوقت اس نے اپنے شوہر سے کہا کیا بات ہے کہ میں تمہیں ایک نیک ارادے میں راغب دیکھ رہی ہوں یہ کس کے لیے ہے اس نے اپنی بی بی سے کہا یہ تصدق اس ذات کے لیے ہے جس کے دستِ مبارک پر تم آج رات اسلام لا چکی ہو۔ اس عورت نے کہا اللہ تم پر رحم کرے تمہیں کس نے اس میری باطنی حالت پر مطلع کر دیا۔ اس نے کہا اس ذاتِ کریم نے جس کے دستِ اقدس پر تمہارے بعد میں اسلام لایا۔ اس عورت نے کہا اللہ ہی سزاوار حمد ہے جس نے مجھے اور تمہیں دین اسلام پر جمع فرمایا اور ہم دونوں کو شرک و گمراہی سے نجات دیکر دونوں کو اُمت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم میں گردانا والحمد للہ رب العالمین۔

دُعا ہائے خاتمہ

اَللّٰهُمَّ اِنَّا قَدْ حَضَرْنَا قِرَآءَةَ مَوْلِدِ نَبِيِّكَ الْكَرِيْمِ فَاقْضِ عَلَيْنَا بِبَرَكَتِهٖ خِلَعَ الْقَبُوْلِ وَالتَّكْرِيْمِ وَاَسْكِنَّا بِحُرْمَتِهٖ فِيْ جَنَّةِ النَّعِيْمِ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ يَوْمَ الْعَطَشِ الْاَكْبَرِ وَالْهَوْلِ الْعَظِيْمِ وَمَتِّعْنَا فِي الْاٰخِرَةِ بِالنَّظَرِ اِلٰى لِقَآءِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ بِجَاهِ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفٰى وَرَسُوْلِكَ

اے بارِالٰہ! ہم نے تیرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد مبارک کو پڑھا ہے تو ہم پر اس کی برکت سے قبولیت واکرام کی خلعت سے سرفراز فرما اور اپنے حبیب کے طفیل جنات نعیم میں ہمارا مسکن بنا اور ہمیں اس دن جبکہ بہت بڑی پیاس ہوگی اور شدید خوف لاحق ہوگا اپنے نبی کے حوض سے سیراب فرما اور ہمیں آخرت میں اپنے

الْمُجْتَبٰی وَ اَمِیْنِکَ الْمُقْتَدٰی وَ بِاٰلِهٖ
وَ اَهْلِ بَیْتِهٖ اَهْلِ الصِّدْقِ وَ الْخُلُقِ
وَ الْحَیَا وَ اَصْحَابِهٖ اَهْلِ الْفَضْلِ وَ
الْجُوْدِ وَ الْوَفَا کُنِ اللّٰهُمَّ لَنَا مُعِیْنًا
وَّ حَامِیًا وَّ مُسْعِفًا وَّ بَوِّئْنَا رَبَّنَا
الْجَنَّةَ نَعِیْمًا وَّ حُوْرًا وَّ غُرَفًا وَّ ارْزُقْنَا
بِبَرَکَتِهٖ قَبُوْلًا وَّ عِزًّا وَّ شَرَفًا
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ
الْحَبِیْبِ الْمُخْتَارِ وَ اٰلِهِ الْاَبْرَارِ وَ
اَصْحَابِهِ الْاَخْیَارِ اَنْ تُکَفِّرَ عَنَّا
الذُّنُوْبَ وَ الْاَثْقَالَ وَ الْاَوْزَارَ وَ
احْرُسْنَا مِنْ جَمِیْعِ الْمَخَاوِفِ وَ الْمَهَالِکِ
وَ الْاَخْطَارِ وَ تَقَبَّلْ مِنَّا مَا قَدَّمْنَاهُ
مِنْ یَسِیْرِ اَعْمَالِنَا فِی السِّرِّ وَ الْاِجْهَارِ
وَ ارْحَمْنَا بِرَحْمَتِکَ یَا عَفُوُّ یَا کَرِیْمُ
یَا غَفَّارُ وَ اغْفِرِ اللّٰهُمَّ لَنَا وَ لِوَا
لِدِیْنَا وَ لِمَشَائِخِنَا وَ لِمُعَلِّمِیْنَا وَ لِمَنْ
کَانَ سَبَبًا لِهٰذَا الْجَمْعِ الْعَظِیْمِ وَ
لِعِبَادِکَ الْحَاضِرِیْنَ وَ الْغَائِبِیْنَ وَ
لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْیَاءِ
مِنْهُمْ وَ الْاَمْوَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ
وَ قَاضِی الْحَاجَاتِ یَا مَنْ یَّتَقَبَّلُ
التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ یَعْفُوْ عَنِ

وجہِ کریم کے دیدار سے بہرہ ور فرما۔
اے اللہ! تیرے نبی مصطفٰی اور رسول
مجتبیٰ اور امینِ مقتدی اور ان کی آل پاک
اہل بیتِ اطہار، اہل صدق و صفا صاحب
حیا اور انکے وہ تمام اصحاب جو صاحب
فضل و جود و وفا ہیں کے صدقہ میں ہم
تجھ سے سوال کرتے ہیں اے اللہ تو
ہمارا مددگار وحامی اور حاجت روا ہے
اور ہمیں باغِ جنت نصیب فرما کر وہاں
کے حور و قصور رحمت فرما۔ اور
حضور کی برکت سے قبول و عزت اور
شرف عطا فرما۔ اے اللہ! ہم تیرے
صاحبِ اختیار نبی اور ان کی نیکوکار
اولاد اور ان کے پسندیدہ اصحاب
کو وسیلہ بنا کر تیرے حضور پیش کرتے
ہوئے عرض کرتے ہیں کہ ہمارے گناہوں
کو معاف فرما اور ہماری معاصی و خطاؤں
کے بوجھ کو بخش دے اور ہمیں ہر خوف و
خطر اور ہلاکت کی جگہ سے محفوظ رکھ۔
اور جو کچھ ہم نے پیش کیا ہے خواہ
ہمارے اعمال ظاہرہ و باطنہ کتنے ہی
حقیر و قلیل کیوں نہ ہوں قبول فرما! اور
اپنی رحمت و غفران سے ہم پر رحم فرما

السَّيِّئَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۵

اے معاف کرنے والے، اے کرم فرمانے والے، اے بخشنے والے معاف فرما! اے اللہ ہمیں اور ہمارے والدین و مشائخ و اساتذہ اور ہر وہ شخص جو اس اجتماع عظیم الشان میں شریک و سبب ہو اور تیرے ہر حاضر و غائب بندے اور تمام مومن مرد و عورت اور تمام مسلمان مرد و عورت خواہ وہ زندہ ہوں یا مر گئے ہوں سب کو بخشدے۔ بیشک تو ہی دعاؤں کو قبول فرمانے والا قاضی الحاجات ہے۔ اے وہ ذات جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اس کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے اے ارحم الراحمین اپنی رحمت سے (مترجم اور اس کے والدین و اساتذہ اور مشائخ پر) کرم فرما۔ سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین۔

بمنہ و کرمہ تعالیٰ جل شانہ اس میلاد مبارک کا ترجمہ آج مورخہ ۱۵ر ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۷ر اپریل ۱۹۶۵ء کو مکمل ہوا۔ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اسے قبول فرما کر توشۂ آخرت بنا۔ آمین

فقیر غلام معین الدین نعیمی غفرلہ

میلاد شریف

مترجم

غلام معین الدین

٧٨٦

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا

بر ذکر ولادت باسعادت سرورِ کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات

المسمّٰی بہ

بیان المیلاد النبوی

للمحدث ابن الجوزی

یعنی از تصنیف

علامہ ابو الفرج جمال الدین ابن جوزی محدث: - المتولد ۵۱۰ سنہ المتوفی ۵۹۷ سنہ

مترجمہ

فاضل جلیل علامہ مفتی حکیم سید غلام معین الدین نعیمی (کاکاخیل)

ناشر

ادارہ نعیمیہ رضویہ سواد اعظم

موچی گیٹ
لال کھوہ

لاہور

مطبوعہ نعیمی پرنٹنگ پریس

قیمت آٹھ آنے